اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور پاکستان

مدیر اعلیٰ : مولانا مفتی محمود

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی اور جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل قاری نور الحق قریشی نے حکومت اور قومی اتحاد کے مابین سمجھوتے کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ عوام کی قربانیوں کے صدقے ہم قوم کے مطالبات منوانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ انکی قربانیاں رائیگان نہیں جائیں گی اور قومی اتحاد عوام کی امنگوں پر پورا اترے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو چاہیے کہ وہ قومی اتحاد کے قائدین پر مکمل اعتماد کریں اور غیر ذمہ دارانہ گفتگو سے احتراز کریں۔ انہوں نے عوام کو متنبہ کیا کہ اگر عوام نے غیر ذمہ دارانہ بات چیت سے احتراز نہ کیا تو ملک ایسے بحران سے دوچار ہو جائے گا جس کا کوئی علاج نہ ہوگا!

ناخداؤ!

ہر طرف نازل ہے سب پر نفسی نفسی کا عذاب　　اب کسی کی بھی نگاہوں میں نہیں روزِ حساب
سر بسر حیرت میں گم ہے عرش سے اتری کتاب　　کیا کہیں نزدیک آ پہونچا ہے خونیں انقلاب

آدمی ابلیس بن جانے پہ شرماتے نہیں
راہِ حق سنسان ہے بندے نظر آتے نہیں

دفتری حلقوں میں وہ اندھیر گردی کا چلن　　اس سرے سے اس سرے تک چور، ڈاکو، راہزن
سب میں یکساں ڈھونڈنے اور مثلِ گم کرنے کا فن　　سفلہ پرور، بے مروّت، بدزبان، پیماں شکن

دیجیے جب تک نہ رشوت، کیجیے برسوں طواف
ہو کوئی منصف تو اس کے فیصلوں سے انحراف

یہ بھی ہے کوئی سیاست یہ بھی ہے جینے کا ڈھنگ　　ہے کہیں افیون کا ٹھیکہ، کہیں بکتی ہے بھنگ
نشہ میں ڈوبے پڑے ہیں جا بجا مردانِ جنگ　　سرنگوں بیمار بھیڑوں کی طرح گرگ و پلنگ

میکدے کر کے متفقل کونسا مارا ہے تیر؟
اور بو دینے لگا تہذیب ناقص کا خمیر

حضرت احسان دانش

اداریہ



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۲۴، ۲۵

جمعۃ المبارک ۲۴ جون ۱۹۷۷ء، ۹ رجب المرجب

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
ممیز الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ۴۵ — روپے
ششماہی ۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیت علماء اسلام پاکستان

دوعملی چھوڑ دیجئے!

بھٹو صاحب جب سے مطلع سیاست پر ابھرے ہیں دوعملی ان کا طرہ امتیاز اور حکمت عملی رہی ہے ہر ہر مرحلے اور ہر ہر موقعہ پر انہوں نے اپنے کردار کو دو انداز سے پیش کیا۔ عوامی اصطلاح میں "ڈبل رول" شاید اسی کو کہتے ہیں۔

ایوب حکومت سے علیحدگی، تاشقند کا ہوّا، پی۔پی۔پی کی بنیاد، انقلابی کارناموں اور انتخابی مہم سے تادم تحریر وہ اپنی پالیسی پر اسی طرح قائم ہیں جس طرح انگریز "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی پر کاربند رہا۔

گذشتہ انتخابات میں بھٹو صاحب نے بڑی شدومد سے اعلان کیا تھا کہ انتخابات غیر جانبدارانہ اور منصفانہ ہوں گے، لیکن انتخابات کے نام پہ قوم کی رسوائی کا جس انداز سے اہتمام کیا گیا اس کی "داد" وہ چہار دانگ عالم سے وصول کر چکے ہیں۔

قوم نے اپنی رسوائی کا داغ مٹانے کے لیے ہزاروں شہداء کے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ لاکھوں افراد قید و بند کی صعوبتوں سے گذرے اور ہزاروں جیالے سپوت ہنوز لب دیوار زنداں ہیں۔

بھٹو صاحب لاکھ کہتے اور جتن کرتے رہے کہ کسی طرح دھاندلی کی کوکھ سے جنم لینے والی اسمبلی اور حکومت برقرار رہے، لیکن پاکستان قومی اتحاد کے بینر تلے قومی تحریک کے سیلاب نے ان کے عزائم کو خس و خاشاک کی طرح بہا دیا۔ اور بالآخر وہ جنہیں وطن دشمن، قوم کے غدار، سامراجی اور شکست خوردہ کہتے سانس نہیں لیتے تھے اور قوم انہیں اپنا قاید و سالار تسلیم کر چکی تھی کے حضور جھکنا پڑا اور چند "شرپسندوں" کے مطالبے کو عوام کا مطالبہ کہنا پڑا۔

قوم نے پاکستان قومی اتحاد پر جس اعتماد کا اظہار کیا وہ قایدین کے لیے سرمایہ افتخار ہے اور انہوں نے قوم کی وکالت جس جوانمردی، دانائی اور بے باکی سے کی وہ قوم کے لیے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ برادر اسلامی ممالک نے ہمارے درد کی کسک کو جتنے قریب سے محسوس کیا وہ کل مومن اخوۃ کا لازمہ ہے۔

مذاکرات ہوئے اور بنیادی چیزوں پر اتفاق رائے ہو گیا۔ یہ خدا کا ملک و ملت پر بڑا احسان ہے لیکن بھٹو صاحب نے اپنی دوعملی پالیسی اور تضاد طبع کی بنا پر پھر ادھر ادھر کی ہانکنا شروع کر دی ہیں اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں جو تقریر کا لب و لہجہ اختیار کیا گیا وہ اچھے نتائج کا غماز نظر نہیں آتا۔

اور پھر تمام مذاکرات اور معاہدہ صرف زبانی ہے۔ ابھی تفصیلات طے کرنا ہوں گی۔ اختلاف کی صورت میں پھر اعلیٰ سطح کے مذاکرات ہوں گے اور پھر اتفاق کی صورت میں دستخط۔

مندرجہ بالا تمام امور کی موجودگی کے باوجود بھٹو صاحب یکدم عرب سفراء اور اپنے سابقوں، لاحقوں سمیت مسلم عرب ممالک کے دورے پر روانہ ہو چکے ہیں۔ دورے کی فوری وجہ مسلم ممالک کے سربراہوں کا شکریہ بیان کی گئی۔

سوال طلب امر یہ ہے کہ دستخط سے قبل ادھورے معاہدے کی صورت میں دشکریہ کی فوری ضرورت کیوں ضروری سمجھی گئی ہے؟

اگر بجٹ پورا کرنے کے لیے روپیہ کی اسی قدر ضرورت ہے تو وہ "تین روز بعد بھی پوری ہو سکتی تھی — کہیں ایسا تو نہیں کہ معاہدے کے نام پر ملکی استحکام ظاہر کر کے مسلم ممالک کی ہمدردیاں حاصل کی جائیں؟

باقی صفحہ ۹ پر

عبدالصمد صارم الازہری

سب سے پہلے کششِ ارضی کو اہلِ عرب نے دریافت کیا

نویں صدی عیسوی سے اہل عرب نے کشش ثقل کے بارے میں چھان بین شروع کی تو اس کا نام قوت طبعیہ رکھا یا اسے میل طبعی سے تعبیر کیا۔ یہ نام انہوں نے اس مناسبت سے رکھا کہ ہر جسم جب کسی خارجی اثر کی بنا پر اپنے مقامِ اصلی کو چھوڑتا ہے تو وہ اس خاص قوت کی وجہ سے مقامِ اصلی کی طرف لوٹتا ہے۔ اس طرح اہل عرب نے کشش ارضی کے تحت چیزوں کے زمین پر گرنے کے بارے میں تحقیق کی۔

ہمیں اس بارے میں فلاسفۂ عرب کے بہت سے اقوال ملتے ہیں۔ چنانچہ ثابت بن قرہ کے رسائل، اخوان الصفاء، ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن ملکا بغدادی، شیخ الرئیس ابو علی بن سینا، فخرالدین رازی اور محقق طوسی کی کتابوں سے ہمیں اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ کششِ ارضی سے واقف تھے۔

قوتِ جذب

اسحاق نیوٹن سے بہت پہلے اہل عرب جانتے تھے کہ اجسام میں قوت جذب پائی جاتی ہے۔ چنانچہ کتاب المباحث المشرقیہ میں امام رازی علم الالٰہیات والطبعیات میں لکھتے ہیں:

"کسی جسم کا اپنے قریبی جسم کی طرف بہ نسبت دور والے جسم کے کھنچنے سے زیادہ اولیٰ ہے۔"

الاشارات والتنبیہات کی شرح میں امام فخرالدین رازی لکھتے ہیں:

"ثابت بن قرہ الحرانی لکھتا ہے کہ ڈھیلا نیچے کی طرف اس لیے لوٹتا ہے کہ اس کے اور زمین کے درمیان پوری پوری مشابہت و مماثلت ہے یعنی برودت، کثافت اور یبوست۔ ہر چیز اپنے مماثل کی طرف کھنچتی ہے اور ہر چھوٹا بڑے کی طرف کھنچتا ہے۔"

قوتِ طبعی یا قوتِ ثقل

اہل عرب اچھی طرح جانتے تھے کہ ہر جسم میں ایک قوت طبعی ہوتی ہے جسے ہم آج کل قوت ثقل سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ قوت جاذبیت ارضی سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اہل عرب کہتے ہیں:

"جب بھی کوئی جسم اپنے طبعی مقام سے نکالا جاتا ہے تو اپنی قوت طبعی کی بنا پر وہ اپنے اصلی مقام کی طرف لوٹتا ہے اور قریبی راستہ اختیار کرتا ہے۔ یعنی خط مستقیم پر لوٹتا ہے"

اب ہم قوت ثقل کے بارے میں ان کے کئی اقوال پیش کرتے ہیں۔

اخوان الصفاء کے سولہویں جزو میں خفت و ثقل کی طرف اشارہ ملتا ہے:

"ہر جسم اپنے مقام خاص میں نہ ثقیل ہے نہ خفیف۔ کیونکہ خفت و ثقل اس وقت لاحق ہوتے ہیں جب کہ کوئی جسم اپنے مقام طبعی سے ہٹ کر اجنبی مقام کی طرف جاتا ہے۔"

"ہر وہ چیز جو مرکز عالم کی طرف متوجہ ہوتی ہے ثقیل کہلاتی ہے۔ اور جو محیط کی طرف متوجہ ہوتی ہے خفیف کہلاتی ہے۔"

اخوان الصفاء کے چوبیسویں جزو میں ہے کہ:

"رہا بعض اجسام میں خفت و ثقل کا سوال تو یہ اس لیے ہے کہ جسم کلی کے لیے ایک مقام خاص ہے جہاں وہ پڑا رہتا ہے اور کسی خارجی اثر کے تحت وہاں سے جدا ہوتا ہے۔ پھر جب خارجی اثر ختم ہو جاتا ہے تو دوبارہ اپنے اصلی مقام کی طرف لوٹتا ہے۔ پھر اگر درمیان میں کوئی چیز حائل ہو جاتی ہے تو اس کے اور مانع کے درمیان تنازع شروع ہو جاتا ہے۔ اگر مرکز عالم طرف خروج ہو تو اسے ثقیل کہتے ہیں اور اگر محیط کی طرف ہو تو خفیف کہلاتا ہے ہم رسالہ السماء والعالم میں اس کا ذکر کر چکے ہیں۔"

از قلم: زاہد الراشدی

ہمیں گولی ماردو، لیکن ہم قرآن کریم کی توہین برداشت نہیں کر سکتے!!

—— فوجی عدالت میں مولانا محمد اجمل خان کا نعرۂ حق ——

۳۳ دن کی اسیری اور فوجی عدالت کی کارگذاری کی سرگذشت

۵ مئی کو راقم الحروف قومی اتحاد کے صوبائی صدر جناب حمزہ صاحب اور جناب رانا نذر الرحمٰن کے ہمراہ راولپنڈی ڈویژن کے دورہ پر تھا کہ گجرات میں چودھری ظہور الٰہی صاحب کی قیام گاہ پر مقامی راہ نماؤں سے گفتگو کے دوران اچانک روزنامہ وفاق کی اس خبر پر نظر پڑی کہ قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کا اجلاس اسی روز ۷ بجے مسلم لیگ ہاؤس لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ دورہ مختصر کر کے ہم بھاگم بھاگ لاہور پہنچے۔

مسلم لیگ ہاؤس پہنچنے سے پہلے حمزہ صاحب اور رانا صاحب تھوڑی دیر کے لیے ایمبسڈر ہوٹل رکے اور راقم الحروف ان سے چند منٹ پہلے مسلم لیگ ہاؤس پہنچ گیا۔ قومی اتحاد کے میٹنگ روم میں مرکزی کونسل کے بیشتر ارکان اس وقت جمع تھے اور غالباً قائم مقام نائب صدر جناب سردار سکندر حیات کا انتظار ہو رہا تھا۔

ابھی میٹنگ روم میں اپنی نشست پر بیٹھا ہی تھا کہ پولیس کی آمد اور مسلم لیگ ہاؤس کے محاصرہ کی اطلاع ملی چند لمحوں کے بعد تھانہ سول لائن کے انچارج انسپکٹر ... بیگ اپنے دیگر رفقاء اور پولیس کے نوجوانوں کے ہمراہ میٹنگ روم میں داخل ہوئے اور وہاں موجود حضرات سے کہا کہ آپ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

میاں محمود علی قصوری صاحب نے جو اس وقت قومی اتحاد کے قائم مقام سیکرٹری جنرل تھے انسپکٹر سے دریافت کیا کہ ہمیں کس جرم میں گرفتار کیا جا رہا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ لوگوں کے خلاف تھانہ سول لائن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے جس کے تحت آپ کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے میاں صاحب نے اصرار کیا کہ ہمیں ایف۔ آئی۔ آر دکھائی جائے۔ گرفتاری کے وارنٹ دکھائے جائیں اور ان لوگوں کے نام بتائے جائیں جنھیں اس مقدمہ کے سلسلہ میں گرفتار کرنا مقصود ہے تاکہ ہم میں سے وہ لوگ آپ کے ساتھ چلیں اس پر کافی بحث ہوئی لیکن انسپکٹر صاحب مقدمہ نمبر کے سوا اور کچھ نہ بتا سکے۔

اس موقع پر میاں صاحب نے انسپکٹر سے پوچھا کہ آپ جو ہمیں گرفتار کر رہے ہیں کیا آپ ہم سب کو یا ہم میں سے کسی کو پہچانتے بھی ہیں؟ انسپکٹر صاحب نے جواب دیا ہاں آپ کو جانتا ہوں اور حاضرین میں سے علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کو جانتا ہوں جب کہ علامہ صاحب وہاں موجود نہ تھے اور انسپکٹر کا ارشادہ ملک محمد اکبر خان صاحب ساقی کی طرف تھا جنھیں وہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی حیثیت سے اچھی طرح پہچاننے کا دعوی کر رہے تھے۔

کافی ردوکد اور بحث و جرح کے بعد سب حضرات نے " " پر گرفتار ہونے کا فیصلہ کیا اور میٹنگ روم میں موجود ۲۴ افراد پولیس کی حراست میں باہر نکلے باہر آکر پتہ چلا کہ مسلم لیگ ہاؤس کے احاطہ میں موجود تمام افراد کو ہم سے پہلے گرفتار کیا جا چکا ہے بلکہ مسلم لیگ ہاؤس کے سامنے ڈیوس روڈ پر گزرنے والے متعدد افراد کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے جن میں چند سرکاری ملازم مسلم لیگ کے دفتر کے ملازم اور گاڑیوں کے ڈرائیور بھی شامل تھے۔ مسلم لیگ کے جائنٹ سیکرٹری رانا محمد اشرف اور شعبہ مالیات کے انچارج جناب سید مقصود شاہ صاحب اپنے اپنے دفاتر میں کام کر رہے تھے کہ انھیں بھی ان کے دفاتر میں موجود دیگر افراد سمیت دھر لیا گیا۔ پولیس نے مسلم لیگ اور قومی اتحاد کے مرکزی دفاتر کا ریکارڈ بھی قبضہ میں لے لیا اور سید مقصود شاہ کے مطابق ۵۵ ہزار روپے کی رقم بھی جس کا اب تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ ہمارے میٹنگ روم سے باہر نکلنے تک باہر کا پولیس آپریشن مکمل ہو چکا تھا اور ہمارے علاوہ ۱۳۱ افراد کو ایک پولیس وین میں سوار کر کے روانہ کیا جا چکا تھا ان کے بارے میں بعد میں پتہ چلا کہ انھیں تھانہ مناواں بھیجا گیا ہے اور اس دلچسپ واقعہ کا انکشاف بھی ہوا کہ راستہ میں پولیس وین کا عقبی گیٹ کھلا ہونے کی وجہ سے اس کی رفتار کم ہونے پر چند افراد وین سے اتر گئے اور پیچھے آنے والی پولیس وین میں سوار پولیس نوجوانوں نے یہ دیکھ کر "ٹنگ" پورے کرنے کے لیے چند راہگیروں کو پکڑ کر زبردستی وین میں بٹھا دیا جن میں ایک سرکاری ملازم جناب اسلم علی شاہ صاحب بھی ہیں جو گلوب سینما کے قریب ایک میڈیکل سٹور سے باہر کھڑے تھے کہ پولیس کے "بہادر نوجوانوں" نے انھیں گریبان اور بازوؤں سے پکڑا اور وین کے دروازے کے اندر دھکیل دیا۔

ہم ۲۴ افراد کو پولیس کی دوسری وین میں بٹھایا گیا اور اس کے پیچھے پولیس کی ایک وین بھی تھی اور دونوں وینیں "عازم سفر" ہوئیں راستہ میں منزل مقصود کے بارے میں مختلف قیاس آرائیاں ہوتی رہیں بالآخر مختلف سڑکوں کے چکر کاٹتے ہوئے ہماری وین تھانہ چوہنگ کے گیٹ پر جا کھڑی ہوئی اور ہمیں اتار کر تھانہ میں لے جایا گیا۔

تھانہ چوہنگ کے انچارج سب انسپکٹر امان اللہ خان نے پہلے سے اطلاع ملنے پر ہمارے

وہاں قیام کا انتظام کر رکھا تھا اور اپنے فرائض و اختیارات کے دائرہ میں انہوں نے ہمارے ساتھ انتہائی شریفانہ برتاؤ کیا پولیس کے مخصوص طرز عمل کے پس منظر میں امان اللہ خان موصوف کا شریفانہ برتاؤ ایک خوشگوار یاد کی صورت میں ہمیشہ دلوں میں تازہ رہے گا۔ تھانہ مناواں میں جن دوستوں کو لے جایا گیا ان کے مطابق وہاں کے پولیس انچارج کا رویہ بھی معقول اور شریفانہ تھا۔ ہمیں تھانہ کے احاطہ میں بٹھایا گیا تھوڑی دیر کے بعد ریس کورس گراؤنڈ پولیس چوکی کے انچارج سب انسپکٹر علی محمد ڈوگر آئے اور تفتیشی افسر کی حیثیت سے ہمارے نام پتے دریافت کرنا شروع کیے لیکن میاں محمود علی قصوری اور دیگر تمام افراد نے نام، ولدیت اور پتے بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ میاں صاحب نے سب انسپکٹر سے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں گرفتار کیا ہے ہمارے خلاف مقدمہ درج کیا ہے آپ کو ہمارے نام ولدیت اور پتے اصولاً پہلے سے معلوم ہونے چاہییں آپ نے جو نام ایف۔ آئی۔ آر میں لکھے ہیں ٹھیک ہیں ہم اپنے نام اور پتے نہیں بتائیں گے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر والا لطیفہ یہاں بھی دہرایا گیا جب سب انسپکٹر علی محمد ڈوگر نے میاں صاحب سے کہا کہ آپ کو بھی میں جانتا ہوں، حبیب جالب صاحب کو بھی جانتا ہوں اور علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کو بھی جانتا ہوں اس وقت بھی سب انسپکٹر کی انگلی کا اشارہ ملک محمد اکبر خان ساقی کی طرف تھا۔

کافی حیلوں بہانوں کے باوجود جب ہم نے نام وغیرہ بتانے سے انکار کر دیا تو سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک افسر کو بلایا گیا جس کا نام غالباً سعید فاروقی ہے اور جنرل بلقیس اختر رانی کے ساتھ اس کا کچھ رشتہ بھی بتایا جاتا ہے اس نے بہت سے لوگوں کے چہرے شناخت کر کے ان کے نام لکھوائے لیکن چار افراد بھی ایسے رہ گئے جن کے نام انہیں معلوم نہ ہو سکے۔

تحریک استقلال کے ریٹائرڈ میجر سردار خان اور ملٹری کو پولیس کے ریکارڈ میں میجر اسحاق قرار دیا گیا اور ملٹری کورٹ میں جرح کے دوران بھی سب انسپکٹر نے انہیں میجر اسحاق کے نام سے پکارا مسلم لیگ کے زبیر احمد بٹ اور پی۔ ڈی۔ پی کے جناب عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ کے لیے تو انہیں کافی پریشانی اٹھانی پڑی بالآخر جب مختلف اسیروں کے رشتہ دار معلوم ہونے پر گھروں سے ملاقات کے لیے آنے لگے تو ان کی زبانی پولیس نے نام وغیرہ معلوم کر لیے بلکہ قریشی صاحب کا نام تو انہیں معلوم ہی نہ ہوتا اگر اچانک ان کے شہر ہارون آباد کا ایک پولیس کانسٹیبل کسی کام سے تھانہ چوہنگ نہ آ جاتا اس کے آنے سے ان کی مشکل حل ہوئی اور اس طرح ایف۔ آئی۔ آر میں ملزموں کے نام بمشکل تمام درج ہو سکے۔ لیکن یہ تو صرف نام تھے ولدیت اور پتہ کے خانے بدستور خالی رہے۔

۱۶ مئی کو جمعہ کی نماز مولانا محمد اجمل صاحب نے تھانہ چوہنگ کی مسجد میں پڑھائی اور اس کے بعد کرفیو کے دوران ہمیں تھانہ چوہنگ سے نکالا گیا۔ تھانہ سول لائن پہنچے تو تھانہ مناواں والے ۲۱ ساتھی بھی لائے جا چکے تھے وہاں سے ہمیں اکٹھا گلبرگ میں مجسٹریٹ شوکت صاحب کی کوٹھی پر لے جایا گیا مجسٹریٹ صاحب ریمانڈ دینے کے لیے کوٹھی سے باہر تشریف لائے تو میاں محمود علی قصوری صاحب نے ان سے کہا کہ ہمارا یہ قانونی حق ہے کہ ریمانڈ دیتے وقت ہمارے وکیل دوستوں کی موجودگی کی سہولت فراہم کی جائے۔ مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ کرفیو کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس پر میاں صاحب نے کہا کہ پھر آپ صرف کل تک ریمانڈ دیں اور کل ہمیں عدالت میں طلب کریں۔ مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے میں کل آپ کو بلاتا ہوں۔ میاں صاحب نے مجسٹریٹ سے کہا کہ ہم لوگ قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے ارکان اور اپنی اپنی جماعتوں کے عہدہ دار ہیں۔ اور ان میں بہت سے وکلاء بھی ہیں۔ اس لیے ریمانڈ کے ساتھ ہمیں جیل میں اے کلاس کی سہولت دینے کا آرڈر بھی جاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ میں سب کے لیے بی کلاس لکھ رہا ہوں۔ میاں صاحب کے اصرار پر انہوں نے کہا کہ میں سب کے لیے اے کلاس کر دیتا ہوں۔ میاں صاحب نے ان سے کہا کہ آپ جو فیصلہ لکھیں وہ ہمیں سنا کر جائیں اس کے بعد مجسٹریٹ صاحب وہاں سے چلے گئے اور ہمیں کیمپ جیل پہنچا دیا گیا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ صاحب نے ۲۶/ مئی تک دس دن کا ریمانڈ دیا ہے اور میاں محمود علی قصوری سمیت صرف تین وکلاء (باقی دو وکلاء کا نام لیے بغیر) کے لیے اے کلاس لکھی ہے اور باقی سب کے لیے سی کلاس کا حکم ہے جیل حکام کو مجسٹریٹ کے زبانی احکام سے آگاہ کیا گیا وہ سوائے افسوس کے اور کیا کر سکتے تھے انہیں بتایا گیا کہ ۵۵ افراد کے اس قافلہ میں ایک درجن کے قریب وکیل ہیں اور باقی لوگ بھی سیاسی پارٹیوں کے ذمہ دار کارکن اور شریف شہری ہیں جیل حکام نے اس سلسلہ میں حکام بالا سے بھی رابطہ قائم کیا لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا بالآخر باہمی مشورہ سے طے پایا کہ میاں محمود علی قصوری صاحب راجہ محمد افضل صاحب اور عبدالرشید صاحب قریشی ایڈووکیٹ کو اے کلاس بھیج دیا جائے اور باقی حضرات سی کلاس میں رہیں جناب اصغر محمود ایڈووکیٹ کے سوا باقی وکلاء کو بھی تیسرے روز ہائی کورٹ کے حکم پر اے کلاس کی سہولت دے کر کوٹ لکھپت جیل منتقل کر دیا گیا اور مرکزی کونسل کے باقی ۱۴ ارکان کو بعد میں ملٹری کورٹ کی ہدایت پر کیمپ جیل میں بی کلاس دے دی گئی۔

اس وقت تک ہمارے علم میں یہ تھا کہ ہم پر تھانہ سول لائن میں ڈی۔ پی۔ آر کی دفعہ ۴۹/۹۲ کے تحت مقدمہ ۲۱۶/۷۷ درج کیا گیا تھا۔ لیکن

سات مئی کو مغرب کے بعد ۳۹ کیولری کے لفٹیننٹ کرنل وقار نصیر احمد کیمپ جیل آئے اور ان سے پتہ چلا کہ ہم پر آرمی ایکٹ کی دفعہ ۵۹ بھی عائد کی گئی ہے اور وہ مارشل لا احکام کے مطابق سمری ملٹری کورٹ کی حیثیت سے ہمارے خلاف مقدمہ کی سماعت کریں گے۔ لفٹیننٹ کرنل کی آمد تک مقدمہ کے ریکارڈ میں ہمارے صرف نام تھے ولدیت اور پتہ کے خانے خالی تھے موصوف نے ملٹری کورٹ کی طرف سے ہمارے ریمانڈ کی توثیق کی اور ہم سب کے نام، ولدیت اور پتے نوٹ کیئے۔

اس موقع پر یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہو گی کہ ۵۵ افراد کے گروپ میں غلام رسول نامی ایک صاحب کو جیل حکام نے وجہ بتلائے بغیر رہا کر دیا ان کی کوئی وجہ آج تک معلوم نہیں ہوسکی اس کے بعد ہم ۵۴ افراد رہ گئے۔

لفٹیننٹ کرنل وقار دوسرے روز پھر جیل آئے اور ملٹری اتھارٹی کی طرف سے ہم ۵۴ افراد کو چارج شیٹ دی ہم نے مسلم لیگ ہاؤس میں ایک غیر قانونی میٹنگ میں شریک ہو کر مارشل لا احکام کی خلاف ورزی کی ہے اور ہم پر اس الزام میں سمری ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ۱۱ مئی کو کیمپ جیل کے ساتھ ملحقہ جیل ملازمین کے تربیتی سکول میں سمری ملٹری کورٹ کی کارروائی کا آغاز ہوا جو ۳ جون تک جاری رہی لفٹیننٹ کرنل وقار تصیر احمد کارروائی کی سماعت کرتے تھے اور ان کے ساتھ کیپٹن آصف، کیپٹن داؤد اور کبھی کبھار میجر ریاض شیخ بھی آتے رہے۔

پہلے روز عدالت نے حلف اٹھایا کہ وہ اپنے فرائض دیانت داری کے ساتھ ضمیر اور انصاف کے فیصلہ کے مطابق ادا کرے گی اس کے بعد ہمیں چارج شیٹ پڑھ کر سنائی گئی ہم سب نے متفقہ طور پر اس کا جواب دیا کہ "ہم نے کوئی جرم نہیں کیا"

ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر جناب عامر رضا خان اور معروف قانون دان ایم۔ انور بار ایٹ لا ہمارے قانونی مشیر کی حیثیت سے عدالت میں موجود تھے انہوں نے کسی قانونی نکتہ پر کچھ کہنا چاہا تو لفٹیننٹ کرنل صاحب نے مخصوص فوجی انداز میں انہیں روک دیا اس سے قبل موصوف چارج شیٹ سنانے کے دوران

"تم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تم لوگوں نے۔۔۔"

کے الفاظ ادا کرتے ہوئے کافی گھن گرج کا مظاہرہ کر چکے تھے اور جیل کے گیٹ سے عدالت کے دروازے تک فوجی جوانوں اور سنگینوں کی قطار مشاہدہ میں آچکی تھی چنانچہ میاں محمود علی صاحب قصوری اٹھے اور انہوں نے اپنے مخصوص مرعوب کن لہجے میں عدالت کو اس صورت حال کی طرف متوجہ کیا ان کا کہنا تھا کہ

ہم اس سے پہلے بھی ملٹری کورٹس میں متعدد بار پیش ہوچکے ہیں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں پیش ہوتے ہوئے عمر گذر گئی ہے لیکن کسی جگہ بھی اس طرح "تم تم" کی زبان میں ہمیں مخاطب نہیں کیا گیا جس طرح آج کیا گیا ہے۔

اور نہ اس طرح کبھی ہمارے معزز قانون دانوں کی توہین کی گئی ہے میاں صاحب نے عدالت سے کہا کہ اگر ہم سے شریفانہ زبان میں بات کی جائے گی تو جواب بھی شریفانہ ملے گا لیکن غیر شریفانہ زبان استعمال کی گئی تو ہم بھی اسی زبان میں جواب دینے پر مجبور ہوں گے۔

میاں صاحب نے ایم۔ انور بار ایٹ لا اور جناب عامر رضا خان کے ساتھ عدالت کے توہین آمیز سلوک پر احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عدالت ان سے معافی مانگے۔

یہ تھی وہ فضا جس میں سمری ملٹری کورٹ کی کارروائی کا آغاز ہوا اگرچہ بعد میں عدالت میں متعدد اقدامات کے ذریعہ اس ناخوشگوار فضا کو خوشگوار بنانے کی مخلصانہ کوشش کی لیکن یہ اولیں نقش دلوں سے محو نہ ہوسکا۔

میاں محمود علی صاحب قصوری کی گھن گرج اور بے دھڑک آواز عدالت کے لیے ایک مسئلہ بن گئی۔ اگرچہ جناب عامر رضا خان نے ایک موقع پر عدالت کو یہ یاد کرانے کی کوشش بھی کی کہ میاں صاحب کو قدرتی طور پر آواز ہی ایسی ودیعت ہوئی ہے لیکن عدالت کا ابتدائی تاثر زائل نہ ہوسکا اور بالآخر کمبائنڈ ملٹری ہسپتال سے ایک میڈیکل بورڈ بلا کر میاں صاحب کو عدالت کی کارروائی میں حصہ لینے کے ناقابل قرار دلوا دیا گیا میاں صاحب نے بہت کہا بھئی میں عدالت میں پیش ہوسکتا ہوں مجھے اتنی زیادہ تکلیف نہیں ہے لیکن جواب ملا کہ ان معاملات کو آپ نہیں سمجھتے میڈیکل بورڈ زیادہ بہتر سمجھتا ہے چنانچہ اس حیلہ سے میاں صاحب کا مقدمہ باقی ۵۳ افراد کے مقدمہ سے الگ کر دیا گیا۔

یہاں یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ ہم نے آپس میں طے کر لیا تھا کہ جو حضرات کونسل کے اجلاس کے لیے آئے تھے وہ اس کا اعتراف کریں گے اور جو سزا ہوتی قبول کریں گے اور جن حضرات کو باہر سے بلاوجہ پکڑا گیا ہے وہ صحیح پوزیشن بتانے کے بعد آسانی سے چھوٹ سکیں گے لیکن استغاثہ کے سلطان نامی گواہ نے گواہی میں یہ کہہ کر ساری صورت حال ہی بدل دی کہ ہم لوگوں کو مسلم لیگ ہاؤس میں واقع قومی اتحاد کے مرکزی دفتر کے مختلف کمروں سے نہیں بلکہ مسلم لیگ ہاؤس کے لان سے گرفتار کیا گیا ہے جہاں ہم لوگ جلسہ کر رہے تھے میاں محمود علی قصوری صاحب خطاب کر رہے تھے اور ہم لوگ حکومت اور فوج کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔

سلطان کے بعد علی محمد ڈوگر سب انسپکٹر انچارج پولیس چوکی ریس کورس گراؤنڈ نے بھی استغاثہ کے گواہ کے طور پر یہی کہانی دہرائی چنانچہ استغاثہ کے ان دو تجربہ کار اور مشاق گواہوں کے جھوٹ کو عدالت پر واضح کرنے کے لیے ان پر مسلسل بارہ روز تک تفصیلی جرح کی گئی۔

۵۳ افراد کے گروپ میں پاکستان بار کونسل کے سیکرٹری اقبال احمد خان ایڈووکیٹ، پنجاب بار کونسل کے رکن چوہدری محمود احمد ایڈووکیٹ اور پنجاب بار کونسل کے رکن عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ

بھی شامل تھے ان تینوں فاضل وکلاء نے خوب خوب جرح کی حتی کہ گواہوں کا جھوٹ روزروشن کی طرح سامنے آگیا جس کا اعتراف عدالت نے بھی متعدد بار دبے لفظوں میں کیا سب سے دلچسپ جرح علی محمد ڈوگر پر ہوئی جو خود اپنے کہنے کے مطابق پولیس کی "ریڈنگ پارٹی" میں شامل تھے پارٹی کے انچارج انسپکٹر بیگ کے ساتھ تھے اور خوب "الرٹ" تھے لیکن ان سے جو سوال بھی پوچھا جاتا وہ جواب میں کہتے "میں کچھ کہہ نہیں سکتا" "خیال نہیں رہا" "میں نے اس طرف خیال نہیں کیا" "مجھے یاد نہیں ہے" حتی کہ ایک موقع پر خود عدالت نے تنگ آ کر اس سے دریافت کیا کہ "کیا آپ وہاں موجود بھی تھے یا نہیں؟"

سب انسپکٹر ڈوگر کی بدحواسی کا ایک اور واقعہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے جب اس نے ۱۹ مئی کو پولیس روزنامچہ کی سچائی پر بات کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ

"ہمارے نزدیک تو یہ قرآن پاک کے برابر ہے"

(معاذاللہ)

علی محمد ڈوگر کی زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی چند لمحے تو حاضرین کے حواس معطل ہوگئے پھر مولانا محمد اجمل خان اٹھے اور انہوں نے عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس نے قرآن کریم کی کھلم کھلا توہین کی ہے اور ہم یہ بات قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔

میجر ریٹائرڈ سردار خان اور کرئی، سردار محمد عنایت خان، اسلم علی شاہ صاحب اور دیگر افراد بے بسی اور اضطراب کے عالم میں بلند آواز سے رونے لگے۔ مولانا سلیم اللہ قادری، قاری عبدالحمید قادری اور دیگر حضرات نے بھی عدالت سے احتجاج کیا اس پر عدالت تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کر دی گئی اور علی محمد ڈوگر کو وہاں سے بھیج دیا گیا کچھ دیر کے بعد دوبارہ عدالت کی کاروائی شروع ہوئی تو مولانا محمد اجمل خان نے عدالت میں آنے سے انکار کر دیا۔ شدت جذبات سے ان کی حالت متغیر تھی۔ مولانا موصوف بلڈ پریشر کے مریض بھی ہیں۔ ان کی حالت مسلسل دگرگوں ہوتی جارہی تھی دوسرے حضرات بھی ایک دوسرے سے گلے لگ کر رو رہے تھے۔ لفٹیننٹ کرنل خود باہر آتے اور مولانا محمد اجمل کو بمشکل عدالت میں لاتے رہے اس موقع پر ایک پرجوش نوجوان مرزا اعجاز بیگ دیوار سے ٹکریں مارنے لگے اور فضا ایک بار پھر آہوں اور سسکیوں سے گونج اٹھی۔ کرنل صاحب نے واقعہ پر معذرت کرنا چاہی، لیکن مولانا محمد اجمل صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ کا کوئی قصور نہیں ہے جس کا قصور ہے اس کو سزا ملنی چاہیئے۔ مولانا کا لہجہ انتہائی گلوگیر تھا اور وہ جذبات کی شدت سے کانپتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ آپ ہمیں کیا سزا دیتے ہیں آپ ہمیں بے شک گولی مار دیں لیکن ہم قرآن کریم کی توہین برداشت نہیں کر سکتے کتنا غضب ہے کہ وہ پولیس روزنامچہ جسے ذاتی شرابی اور بدکار پولیس افسر لکھتے ہیں اور سب لوگ جانتے ہیں کہ اس میں جھوٹ کا عنصر کتنا ہوتا ہے اس جھوٹ کے پلندے کو اللہ تعالی کے کلام پاک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

اس پر عدالت نے کہا کہ اس واقعہ کی پولیس حکام کو اطلاع دی جائے گی لیکن مولانا محمد اجمل نے اسے ناکافی قرار دیا اور کہا کہ

"عجیب بات ہے کہ اگر عدالت کی توہین ہو تو آپ موقع پر سزا دے سکتے ہیں لیکن کلام اللہ کی توہین پر آپ حکام کو رپورٹ کرنے کی بات کر رہے ہیں"

اس موقع پر اقبال احمد خان ایڈووکیٹ نے قانونی دفعات کے حوالہ سے عدالت کو بتایا کہ عدالت علی محمد ڈوگر کے خلاف کاروائی کی مجاز ہے۔

لفٹیننٹ کرنل نے واقعہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ آج کا دن میری زندگی کا سنگین ترین دن ہے لیکن میں اپنے جذبات کا الفاظ میں اظہار نہیں کر سکتا۔ کرنل موصوف کے چہرے پر اضطراب کی کیفیت دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ انہیں اس واقعہ پر کس قدر دکھ ہوا ہے اور انہیں واقعہ کی سنگینی کا پورا پورا احساس ہے۔

عدالت برخواست کر دی گئی اس کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ جب تک ڈوگر کو سزا نہیں دی جاتی ہم کاروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ دوسرے روز لفٹیننٹ کرنل موصوف پھر آتے لیکن عدالت کی کاروائی نہ ہوئی گذشتہ روز کے واقعہ پر غیر رسمی گفتگو ہوتی رہی اور انہوں نے ڈوگر کے خلاف کاروائی کا یقین دلایا۔

مسلسل چار دن کے تعطل کے بعد ۲۴ مئی کو عدالت کی کاروائی دوبارہ شروع ہوئی اور عدالت کی اس یقین دہانی پر کہ علی محمد ڈوگر کے خلاف باقاعدہ مقدمہ ریکارڈ ہو چکا ہے اور اس مقدمہ کی کاروائی کے اختتام پر اس کے خلاف باضابطہ کاروائی جائے گی ہم لوگ عدالت کی کاروائی میں شریک ہو گئے اب معلوم نہیں مذکورہ سب انسپکٹر کے خلاف کوئی کاروائی ہوئی ہے یا نہیں لفٹیننٹ کرنل وقار نصیر احمد صاحب کے بارے میں یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابتدائی کاروائی کو چھوڑ کر اس کے بعد انتظامی امور اور عدالتی طریق کار میں خوشگوار تبدیلیاں کر کے اپنے بارے میں سابقہ تاثر کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی اور ان کا رویہ آخر دم تک انتہائی شائستہ، متوازن اور معقول رہا ہماری انتظامی مشکلات

کوشش کی حتی کہ کیمپ جیل کے ٹیوب ویل کے لیے بھی صرف ہماری خاطر انہوں نے واپڈا سے بجلی کا کنکشن دلوایا جب کہ جیل حکام گذشتہ ڈیڑھ سال سے اس مسئلہ میں ناکام رہے تھے بغرضیکہ لفٹیننٹ کرنل نے اپنے طور پر اس بات کی انتہائی کوشش کی کہ ہمیں کسی قسم کی کوئی تکلیف

اور پریشانی نہ ہو۔

ان سے صرف یہ گلہ ہے کہ جاتے وقت وہ اپنے ساتھیوں سے مل کر بھی نہیں گئے جس بعد ہائی کورٹ نے مارشل لاء کے خلاف فیصلہ دیا اس کے دوسرے دن لفٹیننٹ کرنل وقار عدالت میں آئے اقبال احمد خان صاحب ایڈووکیٹ نے انہیں ہائی کورٹ کے فیصلہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ اب وہ عدالت لگانے کے مجاز نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ حکم امتناعی کی درخواست بھی دے دی گئی ہے۔ اس فیصلہ تھوڑی دیر تک ہو جائے گا اس کے بعد حسبِ معمول غیر رسمی گپ شپ ہوتی رہی لیکن جب انہیں باہر بلا کر حکم امتناعی کی درخواست مسترد ہو جانے کی اطلاع دی گئی تو اس کے بعد ان کا پتہ بھی نہ چل سکا کہ وہ کب گئے اور اس طرح سمری ملٹری کورٹ کا "ڈراپ سین" خاموشی کے ساتھ انجام پذیر ہوا سمری ملٹری کورٹ کے حکم پر ہمیں بتایا گیا کہ سپیشل ٹربیونل ہمارا ریمانڈ دینے کے لیے آرہا ہے کافی دیر ہم انتظار کرتے رہے بعد میں پتہ چلا کہ ٹربیونل کے رکن قاضی غضنفر علی صاحب تشریف لائے۔ لیکن ملزموں کو دیکھے بغیر جیل کے دفتر میں بیٹھ کر ریمانڈ پر دستخط فرما گئے ہیں۔ دوسرے روز ان کی اس غیر قانونی کارروائی کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا چنانچہ ہائی کورٹ کے جسٹس ذکی الدین پال نے ۷ جون کو ہم سب کو عدالت میں طلب کیا اور ہماری حراست کو غیر قانونی قرار دے کر ہمیں عدالت سے ہی رہا کر دیا۔

جناب محمد زاہد

نمائندہ ترجمان اسلام دورہ پر ہیں جماعتی احباب تعاون کریں

بقیہ : اداریہ

اندرون ملک بزعم خود تحریک ختم کر دی جائے اور پھر پرنالہ وہیں بتا رہے۔

تازہ ترین اطلاع کے مطابق وعدے کے باوجود قومی اتحاد کے تمام اسیر رہا نہیں کیے گئے جو بھٹو کی دوعملی کا مظہر ہے۔

بھٹو صاحب! دوعملی چھوڑ دیجیے اور صدق دل سے قوم کے سامنے ہتھیار ڈال دیجیے دگرنہ آپ تو صرف تاریخ میں دھاندلے باز کی حیثیت سے نہیں آنا چاہتے۔ اگر قوم سے کسی بھی لمحہ دھوکہ کیا اور بزعم خود زیادہ ذہین و فطین بننے کی کوشش کی، قوم کو بے وقوف سمجھا تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ تاریخ میں آپ کے نام سے قبل بے شمار "حسین" الفاظ کا اضافہ ہو گا۔

بقیہ کشش ارضی

شیخ الرئیس ابن سینا اپنی کتاب "النجاۃ" میں لکھتا ہے:

"ہر جسم میں ایک قوت ہے جو اس کے کمالات، اشکال اور مقام طبعی کی حفاظت کرتی ہے اور جب کبھی وہ اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاتا ہے تو یہی قوت اسے اپنے مقام کی طرف لوٹاتی ہے، کوئی جسم اس قوت سے خالی نہیں ہے۔"

کتاب الشفاء میں قوتِ طبعیہ کے بارے میں شیخ الرئیس رقم طراز ہیں:

"ہر جسم کے لیے ایک طبعی مقام یا ایک حیتز ہوتا ہے جس کا اس کی طبیعت تقاضا کرتی ہے ایسا جسمیت کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ اس قوت طبعی کی بنا پر جو اس مقام کی طرف میلان رکھتی ہے۔"

ابوالبرکات ہبۃ اللہ لکھتا ہے:

معلوم ہوا کہ ہر جسم کے لیے ایک طبعی مقام ہے جہاں وہ پڑا رہتا ہے اور اگر اسے وہاں سے ہٹایا جاتا ہے تو وہ پھر زوال مانع کے بعد اصلی مقام کی طرف لوٹ آتا ہے۔ یہ بات جسمیت کی بنا پر نہیں بلکہ خاص ایک صفت کی بنا پر ہے جسے طبیعت کہتے ہیں، یہی اسے ایک خاص مقام پر رکھتی ہے، یہی حرکت و سکون کا مبدا ہے، اگر وہ اپنے مقام کو چھوڑتا ہے تو کسی خارجی سبب کی بنا پر چھوڑتا ہے جب وہ سبب زائل ہو جاتا ہے تو پھر اصلی مقام کی طرف لوٹ آتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ اہل عرب میلِ طبعی کو قوتِ طبعیہ (قوت متثاقل یا قوت جاذبہ ارضیہ) سے تعبیر کرتے تھے۔ چنانچہ ابن سینا الاشارات والتنبیہات میں لکھتا ہے کہ:

"اگر کوئی جسم اپنی غیر اصلی حالت پر پایا جاتا ہے تو ایسا ہو سکتا ہے مگر علل جاعلہ کی وجہ سے اور وہ مانع کی بنا پر طبعی تبدیلی کو قبول کر لیتا ہے، مگر پھر اپنے اصلی مقام کی طرف لوٹتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس میں میل طبعی ہے۔"

ظاہر ہے شیخ کی اس عبارت میں قوت طبعیہ سے مراد وہی قوت ہے جسے ہم قوتِ جاذبہ سے تعبیر کرتے ہیں جو کسی شے کو اس کے اصلی مقام کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

کتاب الشفاء کے طبعیات کے بیان میں شیخ لکھتا ہے:-

"ہر جسم ایک میل رکھتا ہے جیسے ثقیل و خفیف اجسام، میل رکھتے ہیں۔ ثقیل وہ ہیں جو اسفل کی طرف میلان رکھتے ہیں اور خفیف جو اوپر کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ ان میں جس قدر میل زیادہ ہوگا خارجی اثر کے قبول کرنے کی صلاحیت اسی قدر کم ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ بھاری پتھر کو بہ نسبت خفیف پتھر آسانی سے اٹھایا یا کھینچا نہیں جا سکتا جس طرح کہ ایک ہلکے پتھر کو آسانی سے اوپر کی طرف پھینکا یا کھینچا جا سکتا ہے۔"

فلاسفہ اسلام کے اس طرح کے بہت سے اقوال ہیں جنہیں طوالت سے بچنے اور عام فہم نہ ہونے کی وجہ سے ترک کرتا ہوں۔ اصطلاحات ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں اور زمانے کے ساتھ تعبیرات و بیانات میں رد و بدل ہو جاتا ہے۔ گو مقصود ایک ہی ہوتا ہے۔ جذب، میلان، میل یہ سارے الفاظ کشش ارضی کے بارے میں ہی ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ اہل عرب نے اسے موجودہ اصطلاح "کشش ارضی" سے تعبیر نہیں کیا، مگر مقصود تو ان کا یہی کشش ارضی ہی تھی۔ اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے کششِ ارضی کا علم اہل عرب اور فلاسفہ اسلام کو ہوا تھا، گو بعد کے فلاسفہ میں سوائے ابن الہیثم کے کسی نے جذب و کشش، خفت و ثقل و جر ثقیل وغیرہ اور مادیات سے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں کیا کیونکہ ان کی توجہ زیادہ الٰہیات و مابعد الطبعیات وغیرہ پر مرکوز رہی۔ اور انہوں نے مادیات پر غیر مادیات کو ترجیح دی اور انہی کے مباحث میں الجھے رہے جس طرح آج کل کے فلاسفہ الٰہیات و روحانیات کی طرف التفات نہیں کرتے اور مادیات سے سروکار رکھتے ہیں۔

مولانا زاہد الراشدی صوبائی صدر مقامات کا دورہ کریں گے

"جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے بتایا ہے کہ وہ ماہ جولائی کے اوائل میں صوبائی صدر مقامات کا دورہ کر کے جمعیۃ کے صوبائی راہنماؤں سے متعدد جماعتی امور پر بات چیت کریں گے اور صوبائی دفاتر کی کارکردگی کا جائزہ لیں گے۔ آپ نے تمام اضلاع میں جمعیۃ کے دفاتر کو ہدایت کی ہے کہ وہ جماعتی دستور کے مطابق اپنا ریکارڈ مکمل رکھیں کیونکہ وہ ضلعی دفاتر کے اچانک معائنہ کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں

نورالحق قریشی
ناظم عمومی جمعیت پنجاب

دورہ پنجاب کی مختصر رپورٹ

پاکستان میں حالیہ انتخابات میں دھاندلیوں کے خلاف چلائی گئی عوامی تحریک کے پہلے روز یعنی ۱۴ مارچ کو گرفتار ہوگیا۔ باؤن روز گرفتار رہنے کے بعد ۶ مئی کو رہا ہوا۔ ملتان شہر اور دیگر مقامات پر جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کی۔ بعد میں فیصلہ کیا کہ انتخابات کے بعد عوامی تحریک کے دوران کئے گئے۔ تشدد، سختیوں اور سیاسی کارکنوں پر روا رکھے گئے مظالم کا اپنی آنکھوں سے جا کر جائزہ لوں، نیز دوران تحریک شہداء کے ورثا اور لواحقین سے اظہار ہمدردی زخمیوں کی عیادت اور گرفتار شدہ گان سے ملاقات اور ان کے خیالات کا جائزہ لوں، میرے جیل سے باہر آنے کے بعد اپنے احباب کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو علم ہوا کہ پنجاب جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبیداللہ انور رہ علیل ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نائب امیروں میں سے مولانا قاری عبدالسمیع صاحب، مولانا غلام ربانی اور مولانا محمد شریف وٹو جیلوں میں ہیں۔ بعد میں مولانا ربانی رہا کر دیئے گئے۔ لیکن قاری عبدالسمیع صاحب دوسرے سے ایک ہفتہ بعد رہا ہو گئے ہیں کہ مولانا محمد شریف [illegible] تاحال نظر بند ہیں۔

مولانا [illegible] شاہ صاحب رہائی کے بعد [illegible] مولانا محمد اقبال [illegible] مفتی منظفر گڑھ کی خصوصی [illegible] جو نظر بند رہے ہیں اب رہا ہو چکے ہیں۔ مولانا منظور چنیوٹی بھی گرفتار تھے۔ ان کا [illegible] کے ساتھ [illegible] البتہ مرزا غلام نبی جانباز [illegible]

[illegible] حافظ [illegible] مقامی دوستوں [illegible] کے مختلف [illegible] ایڈووکیٹ

ملتان، خالد محمود رکن جمعیت ندیم اقبال اعوان صدر جمعیت طلباء اسلام پنجاب کے محمد سرور صدر جمعیت طلباء اسلام اوکاڑہ، مولانا بشیر احمد صاحب شاد چشتیاں، شیخ محمد یعقوب صاحب سیکرٹری قومی اتحاد ملتان، جناب حاجی حق نواز صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ملتان شہر جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد اسماعیل قاسمی، مولانا عبدالرشید عباسی آف اُچ شریف، جمعیت طلباء اسلام کے ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ، جناب اعجاز صاحب آف چیچہ وطنی، نذیر احمد آف جامعہ رشیدیہ ساہیوال ڈاکٹر غلام محمد صاحب، جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ، مولانا محمد فیروز خاں صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام ضلع سیالکوٹ، جناب شیخ عبدالحکیم صاحب کارکن جمعیت علماء اسلام راولپنڈی، ڈاکٹر شبیر صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام بھلوال، جناب شان صاحب برادر جناب صوفی احمد یار صاحب بھلوال، جناب حافظ عزیز الرحمان صاحب علوی آف بھیرہ، جناب مولوی حافظ محمد صادق صاحب آف سرگودھا، جناب حکیم علی احمد خاں آف جوہرآباد شامل رہے ہیں۔ ان میں سارے سفر میں برادر عزیز خالد محمود صاحب جو ملتان جمعیت کے سرگرم رکن ہیں مکمل ساتھ رہے اور ہر جگہ اکٹھے سفر کیا۔

پہلے روز یعنی ۱۷ مئی کو

ہم ملتان سے سفر کا آغاز کیا اور مظفر گڑھ عیدگاہ پہنچے وہاں حضرت مولانا محمد عمر صاحب اور سید سعید احمد شاہ صاحب بخاری اور دوسرے دوستوں سے ملاقات ہوئی، ان سے جماعتی اور قومی اتحاد کے بارہ میں معلومات حاصل کیں نیز گرفتار شدہ گان اور تحصیل مظفر گڑھ کی عام سیاسی حالات کے بارے میں تبادلہ خیال کیا وہاں سے ہم خانگڑھ پہنچے اور مولانا حافظ احمد یار صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان سے معلوم ہوا کہ مولانا ممتاز احمد شہید کی میت علی پور سے لائی جا رہی ہے اور کینجھر میں دوبارہ نماز جنازہ ہوگی اور یہیں دفن کیا جائے گا۔ اتنے میں جناب اکرام الحق صاحب ناظم ضلعی جمعیت تشریف لے آئے ان سے سانحہ علی پور کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں تھوڑی دیر میں، مولانا محمد عمر صاحب، میاں تاج محمد صاحب قریشی، مولانا صدرالدین شاہ صاحب قاضی بشیر احمد اور دوسرے ساتھی آگئے،

کینجھر مولانا ممتاز احمد شہید کے جنازہ پر چلے گئے ضلع بھر کے احباب اور قومی اتحاد کے رہنما جنازہ میں شریک تھے۔ نماز جنازہ سے قبل پندرہ منٹ تقریر کی جس میں علی پور کے واقعہ اس سے پیدا شدہ حالات نیز شہید کے عزائم و مقاصد پر روشنی ڈالی اور تحریک کو جاری رکھنے پر زور دیا، اس کے بعد براستہ علی پور اُچ شریف پہنچے وہاں سے مولانا محمد اسماعیل قاسمی اور مولانا عبدالرشید عباسی کی معیت میں احمد پور شرقیہ پہنچے وہاں رات کو مسجد شہداء میں جلسہ عام سے خطاب کیا اور شہداء احمد پور کو خراج عقیدت پیش کیا، رات کا قیام جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب شکرزئی کے ہاں تھا، صبح حافظ محمد احمد صاحب اور دیگر دوستوں کے ہمراہ ایک ایک شہید کے گھر جا کر شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا وہاں سے روانہ ہو کر دوسرے روز یعنی ۱۸ بہاولپور صبح پہنچا جب ہم بہاولپور پہنچے تو طلباء کا جلوس بازاروں سے گزر رہا تھا، جلوس سے تعداد میں ایف ایس ایف اور پولیس [illegible] جلوس [illegible] میں خان غلام سرور خان۔ [illegible] محمد یٰسین صاحبان سے ملاقات ہوئی [illegible]

کے حالات معلوم کیے نیز بہاولپور کے قیام کے دوران علم ہوا کہ حاصل پور کے کئی کارکن جن پر ۳۰۲ اور ۳۰۷ دفعات کے تحت مقدمات درج ہیں وہ ضمانت قبل از گرفتاری کراتے کے لیے سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ آئے ہوئے ہیں چنانچہ ان سے ملنے کے لیے ہم ہائی کورٹ پہنچے۔ ان دوستوں سے ملے ان کی حوصلہ افزائی کی بعد میں ڈسٹرکٹ بار کے وکلاء سے ملاقات کی جن میں سردار محمد اسلم خان افغان اور سید عبدالستار شاہ ہمدانی ایڈووکیٹس شامل ہیں، دوپہر کو بہاولپور سے روانہ ہو کر حاصل پور پہنچے وہاں جمعیت علماء اسلام سے منسلک ایک نوجوان ناظر علی جو تحریک کے دوران شہید ہوا تھا اس کی تعزیت کے لیے اس کے گھر گئے۔ بوڑھے والد سے تعزیت کی میرے ساتھ کے لیے جانے والوں میں حاصل پور قومی اتحاد کے صدر چوہدری دوست محمد اور جنرل سیکرٹری تھے سہ پہر کو حاصل پور سے چشتیاں مولانا بشیر احمد شاد کے پاس پہنچے وہاں کچھ دیر توقف کیا پھر جامع مسجد چشتیاں میں جلوس سے قبل مختصر خطاب کیا فوراً بہاولنگر کے لیے روانہ ہو گئے۔ بہاولنگر کے ریلوے پھاٹک پر پولیس نے گاڑی روک کر ہماری تلاشی لی۔ کچھ نہ ملا۔ نام پوچھنے پر اصرار کیا تو اللہ بخش کہہ کر جان چھڑائی۔ چنانچہ اللہ نے جان بخشی کر دی شہر پہنچے وہاں اعلان جلوس کی قیادت کا ہو چکا تھا، جلوس خواجہ محمد طفیل جو اس وقت ایس پی کسٹمز کے عہدے پر فائز تھے سلمان شہید بہاولنگر کی تفتیش کیسے آئے ہوئے تھے ان کی قیامگاہ پر احتجاج کرتے ہوئے جا رہا تھا۔ جلوس میں شرکت کی۔ اور خواجہ صاحب کی قیامگاہ پر پہنچ کر جلوس رک گیا اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ مولانا محمد یوسف صاحب اور دوسرے حضرات پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے۔ شہر میں رات کے جلسہ کا اعلان کر دیا گیا۔ میرا خیال رات ہارون آباد گزارنے کا تھا۔ بہر حال حالات حاضرہ پر میں نے اور ندیم افغانی نے خطاب کیا رات ہی کو واپس آئے تو بہاولنگر اور چشتیاں کے درمیان پھر پولیس کی جیپ راستے میں کھڑی ملی قدرت نے پھر کرم کیا۔ ہم حاصل پور رات احیاء العلوم میں رات ڈیڑھ بجے پہنچے صبح ۱۹ مئی کو مولانا عبدالکریم نیانہ مہتمم مدرسہ احیاء العلوم ہے ہم تقریباً ناشتہ کرتے ہی ملتان روانہ ہو گئے ملتان سے براستہ مظفرگڑھ کوٹ ادو مدرسہ مظہر العلوم پہنچے مولانا عبدالجلیل صاحب اور چوہدری شوکت علی صاحب اور دوسرے سینکڑوں کارکن جیلوں میں تھے۔ یہیں مدرسہ میں ایک بوڑھا آدمی ایک طالب علم اشفاق اور ایک مولوی صاحب تھے۔ خوف و ہراس کا یہ عالم تھا کہ ظہر کی اذان تک نہ ہوئی ایک دو آدمی چپکے سے آئے اور نماز پڑھ کر چلے گئے۔ مجھے کہا گیا کہ آپ لوگ یہاں قیام نہ کریں ایف ایس ایف والے راؤنڈ کرتے رہتے ہیں اور جو کوئی نظر آئے گرفتار کر لیتے ہیں۔ بہر حال تقریباً دو گھنٹے قیام کرنے کے بعد ہم ڈیرہ غازیخان روانہ ہو گئے۔ ۵ بجے شام ڈیرہ پہنچے مولانا غلام صاحب ملے۔ ان کی مسجد سے روزانہ جلوس نکلتا ہے وہیں ڈاکٹر نذیر شہید کے بھائی میاں محمد رمضان صاحب ایڈووکیٹ اور دوسرے سیاسی ورکروں سے ملاقات ہوئی جلوس میں آگے آگے روانہ ہو گئے۔ اور جیل پہنچے اسیران قومی اتحاد کے طلبہ اور کارکن رہا ہو کر آ رہے تھے انہیں لینے کے لیے جلوس جانا تھا۔ چنانچہ انہیں سہرے پہنا کر لایا گیا اور ڈاکٹر نذیر مرحوم کی دوکان تک جلوس آیا جہاں رہائی پانے والوں نے تقریریں کیں۔ رات کو جلسہ کا اعلان ہوا، مغرب کی نماز کے بعد جناب سعید احمد تہرانی جو ضلع ڈیرہ غازی خاں پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری تھے۔ جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوئے ان کے ہاں پہنچا۔ بات چیت ہوئی۔ اسی دوران مولانا شاہ محمد ترابی سے ملاقات ہوئی اور خان عبدالرزاق خاں کے ساتھ جلسہ گاہ پہنچے وہاں تقریر کی۔

چھٹے روز یعنی ۲۰ مئی علی الصبح ڈیرہ روانہ ہو کر لیہ شہر ایک شہید کی تعزیت کے لیے جانا تھا۔ صبح کا ناشتہ جمن شاہ مولانا حافظ محمد رمضان کے ہاں کیا۔ مولانا محمد رمضان کی معیت میں ہم لیہ ۹ بجے صبح پہنچے جناب عبدالرشید انصاری، حافظ محمد علی صدیقی، ممتاز صاحب اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہم اشتیاق شہید کے مکان پر پہنچے۔ ان کے بھائیوں سے تعزیت کی، وہیں پتہ چلا کہ لیہ کے وکلا کا اصرار ہے کہ ان کے جلوس میں شرکت کروں، بار پہنچا وہاں حالاتِ حاضرہ پر تبادلہ خیال ہوا۔ ان سے رخصت لی تو طلبہ کے جلوس کو خطاب کرنے کا حکم ملا۔ چنانچہ ان کے جلوس میں چند باتیں کی۔ لیہ سے براستہ کوٹ اعظم ملتان اور وہاں سے سیدھا کبیروالا پہنچا۔ جمعہ پڑھا، اور روانہ ہو گئے۔

پانچویں روز یعنی ۲۱ مئی ملتان سے رحیم یار خاں خانپور کے لیے روانہ ہوئے مظفرگڑھ کے قریب چاہ ماقیاں والہ پر مولانا قاضی محمود الحسن کی علالت کا علم ہوا۔ ان کی عیادت کے لیے تھوڑی دیر کے لیئے رکا دعا کی اور وہاں سے روانہ ہو گیا (اب مولانا قاضی محمود الحسن صاحب وفات پا چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون)، علی پور پہنچے مولانا محمد نعمان صاحب اس وقت جیل میں تھے۔ سیدھے بھائی یونس صاحب کے ہاں پہنچے۔ ان کے ساتھ مل کر دو شہدا عبدالعزیز شہید اور خالد شہید کے والد صاحبان کے ہاں تعزیت کے لیے ان کے گھروں میں گئے۔ دونوں کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے تھا۔ وہاں سے روانہ ہو کر جمعیت طلباء کے محمد سرور کو ظاہر پیر سے خانپور کے لیے حضرت درخواستی مدظلہ تعالیٰ کے پاس روانہ کیا۔ میں رحیم یار خاں پہنچ گیا وہیں مولانا غلام ربانی صاحب اور قاری حماد اللہ صاحب مل گئے۔ عصر کی نماز ادا کی اور جلوس و جلسہ میں شرکت کے لیے غلہ منڈی آ گئے۔ جلوس سے قبل تقریر کی پھر جلوس میں شرکت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد خانپور آ گئے حضرت درخواستی مدظلہ تعالیٰ سے مختصر ملاقات ہوئی ۲۲ مئی کا صبح حضرت درخواستی مدظلہ کو دورے کا مقصد اور پروگرام بتایا حضرت نے دعا کی نیز خانپور کے سانحہ کا تفصیل سے بتایا اور ریلوے انجنیئر کی بربریت اور پیپلز پارٹی کی غنڈہ گردی کی روداد سنائی

ایک شہید جلال الدین حضرت کے بیٹرہ س میں رہتا تھا اس کے بوڑھے والد سے اس کے اکلوتے بیٹے کی تعزیت کی۔ بعد میں حضرت دین پوری کی زیارت کے لیے دین پور شریف حاضری دی۔ حضرت نے ملک و ملت اور اکابرین کے لیے دعا فرمائی۔ خانپور کے دوسرے شہید نصر اللہ جو مدرسہ مخزن العلوم کا طالب علم تھا۔ اس کے والد مولانا عبدالقادر سے ملتعزیت کے لیے ظاہر پیر کے قریب ایک بستی میں گئے۔ اس سے قبل خانپور ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کی اسی روز کہروڑ پکا میں تحصیل لودھراں کا انتخابی اجلاس بلایا ہوا تھا اس میں شرکت کی لودھراں تحصیل کا متفقہ طور پر انتخاب عمل میں آیا جماعتی کام کے لیے چند ہدایات دی۔ اور ملتان روانہ ہو گئے۔ ۲۳ صبح ملتان سے کبیر والہ پہنچے وہاں قومی اتحاد کے مقامی رہنما مولانا عبدالکریم صاحب اور دوسرے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ قومی اتحاد کے مقامی دفتر گئے اور تحریک کے بارہ میں معلومات حاصل کیں نیز کار روائی رجسٹر بھی ملاحظہ کیے۔ اس کے بعد خانیوال پہنچے اور مقامی اتحاد کے راہنماؤں حکیم محمد عالم جاوید، ملک غلام سرور ایڈووکیٹ کی معیت میں ظفر اقبال شہید کے گھر گئے اور اس کے بوڑھے والد اور بھائیوں سے تعزیت کی اس کے بعد سہ پہر کو گھر گئے۔ تھوڑی دیر کے لیے وہاں رکے اور پھر میاں چنوں روانہ ہو گئے۔ میاں چنوں جا کر جماعتی احباب سے ملاقات کی حافظ عبدالحق صاحب اور دوسرے احباب سے تحریک کی صورت حال معلوم کرنے کے بعد تلمبہ روانہ ہو گئے۔ وہاں ضلع ملتان کے امیر حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی مرحوم کی ان کے چھوٹے بھائی سید منور شاہ صاحب گیلانی سے تعزیت کی شاہ صاحب مرحوم کی خدمات کو سراہا اور دعائے خیر کی عصر کی نماز سے قبل تلمبہ سے واپس میاں چنوں پہنچے اور وہاں سے سیدھے چیچہ وطنی پیر جی عبداللطیف مدظلہ العالی کے مدرسہ میں پہنچے معلوم ہوا کہ جلوس جامع مسجد سے روانہ ہوگا چنانچہ سیدھے جامع مسجد پہنچے وہاں احباب اچانک دیکھ کر خوش ہوئے جلوس میں شرکت کی رات کو پیر جی کے مدرسہ میں جلسہ عام کا اعلان ہوا چنانچہ بعد نماز عشاء میرے علاوہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے تقریر کی اور سلطان گیلانی نے نظمیں سنائیں۔ رات کا قیام چیچہ وطنی میں شیخ محمد اجمل صاحب کے ہاں ہوا۔

۲۴ ؁ کی صبح کو چیچہ وطنی سے روانہ ہو کر ساہیوال پہنچے وہاں مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدیہ سے ملاقات ہوئی فوراً اوکاڑہ روانہ ہو گئے۔ وہاں نصیر شہید کے گھر جا کر تعزیت کی اور مولانا عبدالمنان صاحب سے بھی ملاقات کی اوکاڑہ میں مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی جو کہ ضلع ساہیوال جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ ہیں ان کے گھر گئے۔ مولانا اس وقت جیل میں تھے بچوں سے ملکر خیریت دریافت کی واپس ساہیوال آئے اور کچہری پہنچے جہاں چوہدری منیر اظہر ایڈووکیٹ، میاں مشتاق احمد فرشتہ ایڈووکیٹ، چوہدری محمد ارشد ایڈووکیٹ اور منظر عالم ایڈووکیٹ سے ملاقات ہوئی وہاں چوہدری عبدالمتین کے والد صاحب سے اچانک ملاقات ہو گئی جن کی زبانی معلوم ہوا کہ چوہدری عبدالمتین صاحب اور دوسرے حضرات کی ضمانتیں منظور ہو چکی ہیں۔ اور وہ شام تک باہر آ جائیں گے۔ کچہری میں معلوم ہوا کہ قریبی تھانہ کے حوالات میں جناب حمزہ صاحب گرفتار ہیں چنانچہ حوالات میں جا کر اس سے ملاقات کی عصر کے بعد ساہیوال کے جلوس میں شرکت کی وہیں چوہدری عبدالمتین اور دوسرے رہا شدگان سے ملاقات کی جلوس کے آخر میں پندرہ منٹ تقریر کی وہاں سے عارف والا روانہ ہو گئے رات کو عارف والا میں جلسہ سے خطاب کیا اور مولانا محمد حسین صاحب رشیدی کے ہاں قیام کیا۔

۲۵ ؁ کی صبح کو عارف والا سے روانہ ہو کر ساہیوال پہنچے وہاں مولانا مقبول احمد صاحب جو لندن سے دورہ کے لیے آئے ہوئے تھے ان سے ملاقات کی ناشتہ وہیں کیا اور لاہور روانہ ہو گئے۔ دوپہر کو جماعت اسلامی کے مرکزی دفتر المنصورہ پہنچے وہاں پتہ چلا کہ قائم مقام امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب محمد اشرف باجوہ سے ملاقات کی اور لاہور کی سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر مولانا محمد اکرم صاحب مرحوم کے بچوں جناب محمد عباس اور ان کے بھائیوں کے گھر پہنچے۔ عصر کے وقت صوبائی دفتر رنگ محل پہنچے۔ وہاں مولوی اکبر سلیمانی صاحب علامہ احسان اللہ فاروقی اور دوسرے دوستوں سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور مدظلہ کے پاس آئے شام کے بعد ایک گھنٹہ تک ان سے ملاقات کی نیز مرکزی خازن مولانا سید حامد میاں صاحب کے پاس ان کے مدرسہ میں مدرسہ کے شہید و زخمی طلباء کی تعزیت اور عیادت کی۔

۲۶ ؁ کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر تاج محمد لنگا جو پیپلز پارٹی پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور اب پیپلز پارٹی سے مستعفی ہو کر پاکستان پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی قائم کر کے اس کے کنوینر ہیں ان سے ملاقات کی اور جیل یاترا کی مبارکباد پیش کی وہاں سے پنجاب ٹریبونل کی عدالت میں آئے اور مختلف علاقوں سے آئے ہوئے سیاسی کارکنوں سے ملاقات کی نیز ضمانتوں کے بارہ میں وکلاء سے مشورہ کیا۔ وہیں ٹریبونل میں مولانا عبدالوارث ضلع جھنگ کے ناظم اعلیٰ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے فارغ ہو کر اچھرہ میں کیمپ جیل پہنچے اور وہاں مولانا محمد اجمل خان صاحب مرکزی ناظم جمعیت مسلم لیگ کے رانا خداداد خان صاحب، پی ڈی پی کے قمر الدین میو ایڈووکیٹ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے روانہ ہو کر گوجرانوالہ پہنچے جہاں گوجرانوالہ کے مشہور سیاسی کارکن لئیق الانور لئیق سے ملاقات ہوئی اور ان کو ساتھ لے کر قومی اتحاد کے دفتر واقع شیرانوالہ گیٹ پہنچے جہاں ڈاکٹر غلام محمد سے گوجرانوالہ کی سیاسی صورت حال معلوم کی ڈاکٹر صاحب کو لے کر ڈسکہ پہنچے وہاں سے ضلع سیالکوٹ جمعیت کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد فیروز خان صاحب کو لے کر سیالکوٹ پہنچے جہاں سب سے پہلے مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی مرحوم سابق ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے

گھر گئے اور ان کے بچوں اور لواحقین سے مولانا وفات حسرت آیات پر تعزیت کی۔ چونکہ سیالکوٹ میں کرفیو نافذ تھا اور صرف آدھ گھنٹہ کا وقفہ باقی تھا اس کے لیے جلدی میں ہسپتال پہنچے وہاں ان زخمیوں کی عیادت کی جو سیالکوٹ کے حادثہ میں پولیس کی گولیوں سے زخمی ہو گئے تھے۔ جن میں مفتی احمد صاحب سینئر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان پنجاب بھی شامل ہیں بعد میں ڈسکہ واپس پہنچے جہاں چوہدری شاہنواز صاحب سابق ایم پی اے سے ملاقات کی جو میرے ساتھ نیو سنٹرل جیل بہاولپور میں مقید تھے۔ پھر براستہ گوجرانوالہ گکھڑ پہنچے جہاں شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب صفدر موجود تھے۔ ان سے ملاقات کی اور مرکزی ناظم اور محبوس مولانا زاہد الراشدی صاحب کے بچوں کی خیریت دریافت کی شام کو گجرات پہنچے مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری سے مختصر ملاقات ہوئی دس بجے جہلم پہنچے غرناطہ ریسٹورنٹ دوستوں سے ملے وہیں پر سالار اعظم جمعیت علماء اسلام جناب خواجہ عبدالرؤف سے ملاقات ہو گئی وہ اسی روز راولپنڈی جیل سے رہا ہو کر ملتان واپس جا رہے تھے۔ رات کا قیام خلیل ڈار صاحب کے ہاں جہلم میں ہوا

۲۷-۵-۷۷ صبح کو جہلم سے روانہ ہو کر راولپنڈی دس بجے پہنچے اور مولانا محمد فاروق نائب امیر اول ضلع جمعیت راولپنڈی کو ساتھ لے کر ماسٹر موسیٰ صاحب نائب صدر قومی اتحاد راولپنڈی کے گھر گئے دوپہر کا کھانا کھا کر مولانا غلام اللہ خان صاحب کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی نماز جمعہ مولانا عبدالستار صاحب تونسوی نے پڑھائی اور تقریر کی۔ نماز جمعہ کے بعد جناب عبدالحکیم شیخ کو لے کر ٹیکسلا پہنچے سیدھے دفتر گئے مولانا روشن دین صاحب ناظم اعلیٰ ضلع راولپنڈی ان کے صاحبزادے جمعیت کے فعال کارکن صلاح الدین اور دوسرے دوستوں سے ملاقات کی وہیں پر گوجرانوالہ جمعیت کے کارکن حافظ [illegible] عثمانی سے ملاقات ہوئی مولانا روشن دین صاحب ایک روز قبل جیل سے رہا ہو کر آئے تھے

کا جائزہ لے کر واپس راولپنڈی پہنچے اور سیدھے منشی غلام صادق مرحوم سابق ناظم اعلیٰ جمعیت شہر راولپنڈی کے گھر ان کی وفات پر تعزیت کے لیے ان کے بچوں سے ملے اور عارف محمود سے تعزیت کی وہاں سے فارغ ہو کر جناب شیخ اختر حسین ایڈووکیٹ جو حال ہی میں جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوئے ہیں کے گھر گئے اور قومی اتحاد کے سینکڑوں کارکنوں کی ضمانت کرانے اور خدمت کرنے پر مبارکباد پیش کی واپسی پر قاری محمد امین صاحب نائب صدر جمعیت علماء اسلام کے گھر ان کے بچوں کی خیریت معلوم کرنے کے لیے گئے۔ قاری صاحب اس وقت جیل میں تھے۔ رات کا قیام راولپنڈی میں ماسٹر موسیٰ صاحب کے ہاں ہوا۔

۲۸-۵-۷۷ کو راولپنڈی سے روانہ ہوئے کالا گوجراں میں مولانا محمد شریف احمراز کے گھر جا کر ان کی خیریت دریافت کی اور براستہ منڈی بہاؤالدین پھلوال پہنچے جہاں شیخ محمد اسماعیل صاحب منظور احمد صاحب شیخ محمد اکرم صاحب ڈاکٹر بشیر احمد اور صوفی احمد یار صاحب کے بھائی صوفی شان محمد صاحب ملاقات کی وہاں پر معلوم ہوا کہ ضلع سرگودھا جمعیت کے ناظم اعلیٰ مولانا جلال الدین صاحب ایک روز قبل جیل سے رہا ہو کر بھیرہ پہنچے ہوئے ہیں ہم بھیرہ پہنچے مگر مولانا جلال الدین شہر میں موجود نہ تھے وہاں حاضری لگوا کر ہم مدیر ماہنامہ ضیاء حرم اور جمعیت علماء پاکستان کے مشہور عالم پیر کرم شاہ صاحب ازہری سے ملاقات کے لیے ان کے گھر حاضر ہوئے وہ اپنے مریدوں میں گھرے ہوئے تھے۔ ان کو جیل سے رہائی پر مبارکباد پیش کی اس کے بعد مولانا محمد رمضان صاحب علوی کے گھر گئے۔ جہاں حافظ عزیز الرحمان صاحب ملے ان کو ساتھ لے کر واپس پھلوال پہنچے جہاں منظور احمد صاحب کے گھر کھانا تناول کیا رات وہیں سے روانہ ہو کر سرگودھا پہنچے سرگودھا میں میاں عارف صاحب کے ہاں قیام کیا ۲۹-۵-۷۷ کی صبح کو مولانا صالح محمد مولوی محمد صادق اور [illegible] روانہ

ہو گئے جہاں پر ایک ہفتہ قبل جمعیت کے فعال کارکن جناب جیون خان کے چھوٹے بھائی ملک شبیر محمد کی مٹھائی کی دوکان پر پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے حملہ کر کے کافی نقصان پہنچایا اور شیشے وغیرہ توڑ دیئے تھے نیز نقدی اٹھا کر چلے گئے تھے ان کی دوکان کا ملاحظہ کیا جس سے بیس پچیس ہزار کے نقصان کا اندازہ ہوا اس کے بعد مولانا محمد اسماعیل صاحب خطیب جامع مسجد بگھڑ والی کے گھر گئے اور ان سے تفصیلی صورت حال معلوم کی وہاں سے روانہ ہو کر جوہر آباد پہنچے جہاں جیون خان صاحب جو اس وقت جیل میں تھے ان کے بچوں کی خیریت دریافت کی اور حکیم علی احمد خان صاحب کو لے کر میانوالی پہنچے اور مولانا محمد رمضان صاحب جو پنجاب جمعیت کے ناظم ہیں اور میانوالی ضلع قومی اتحاد کے صدر بھی ہیں۔ ان کی مسجد گئے۔ اور ان سے ملاقات کی میانوالی جیل میں مختلف علاقوں سے آتے ہوئے محبوس کارکنوں کی خیریت دریافت کی نماز عصر کے بعد جلوس کی روانگی سے قبل پندرہ بیس منٹ تقریر کی اور حاضرین کو سیاسی صورت حال سے آگاہ کیا۔

میانوالی سے روانہ ہو کر قاری عبدالسمیع صاحب نائب امیر جمعیت پنجاب کے آبائی گاؤں انا سے ملنے پہنچے مگر قاری صاحب گھر پر موجود نہ تھے پھر قائد آباد میں اتراء کے مقام پر جناب اکبر ساقی پنجاب جمعیت علماء پاکستان کے جنرل سیکرٹری قید میں تھے ان کے بچوں کی خیریت دریافت کرنے کے لیے پہنچے مغرب کی نماز اتراء میں ادا کی اور واپس سرگودھا پہنچ گئے رات کا قیام شیخ حبیب احمد صاحب ناظم جمعیت ضلع سرگودھا کے ہاں کیا

۳۰-۵-۷۷ کو سرگودھا سے روانہ ہو کر ڈابھیل پہنچے اور مولانا عزیز الرحمٰن الفوری کے ہاں قیام کیا سب سے پہلے الشرف میں مولانا محمد یحییٰ صاحب مدظلہ العالی اور مولانا عبدالعلیم صاحب و دیگر اساتذہ سے ملے بعد میں جناب حاجی ابراہیم صاحب کو ملنے کے لیے گئے وہاں سے معلوم ہوا کہ وہ دوکان پر ہیں ان کی دوکان پر حاضری دی اور ان

[illegible]

کے بعد حافظ فقیر اللہ شہید کے والد صاحب کے پاس جناح کالونی پہنچے اور ان سے تعزیت کی اس کے بعد لائل پور ہسپتال پہنچے جہاں جنازہ گاہ کے مشہور سانحہ فائرنگ کیس کے سلسلہ میں پندرہ بیس زخمی موجود تھے۔ ان کی عیادت کی زخمیوں میں مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف اور مولانا سردار احمد کے فرزند جناب فضل رسول بھی شامل تھے۔ وہاں سے فارغ ہوکر جناح کالونی جامع مسجد کے خطیب مولانا اشرف ہمدانی کے گھر گئے۔ اور بچوں کی خیریت دریافت کی واپس مولانا عزیز الرحمان کے ہاں پہنچے اور مغرب کی نماز کے بعد جمعیت کے کارکنوں سے مختلف امور پر بات چیت کی۔

۳۱ مئی کی صبح کو لائل پور ہی میں جمعیت کے فعال کارکنوں اور تحریک میں جسمانی تشدد کا نشانہ بننے والے قاری ریاض احمد کے مدرسہ میں ان سے ملنے اور جیل سے رہائی پر نیز ثابت قدم رہنے پر مبارکباد پیش کی وہاں حاجی حبیب صاحب سے بھی ملاقات ہوئی تقریباً ۱۰ بجے لائل پور سے جھنگ کی عمومی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا بعد میں مولانا محمد فاروق اور جناب قاری غلام محمد صاحب سے ملنے کے لیے شیخ لاہوری پہنچے وہاں سے مفتی عبدالحلیم صاحب سے ملنے ان کے گھر گئے اور پھر ضلع کچہری پہنچے جہاں نوابزادہ افتخار احمد انصاری، مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا حق نواز صاحب وغیرہ سے ملاقات ہوئی واپسی پر سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ پہنچے جہاں قاری الیاس صاحب بالاکوٹی جو جیل سے رہا ہو کر حال ہی میں واپس آئے تھے۔ ان کو مبارک باد پیش کی وہیں صوفی عبدالحمید صاحب مہتمم مدرسہ عثمانیہ سے ملاقات ہوئی اس کے بعد جھنگ شہر آئے اور جمعیت کے فعال کارکن حافظ بشیر احمد صاحب سے ملے اس کے بعد جمعیت کے فدا کار صوفی چوہدری عقیل کے گھر گئے لیکن ملاقات نہ ہوسکی راستے میں حافظ محمد حنیف صاحب جنہوں نے تحریک میں بہت کام کیا ان کی دوکان پر ان سے ملاقات کی پھر ٹوبہ ٹیک سنگھ جاتے ہوئے صوفی محمد حنیف صاحب جو اگرچہ ایک ٹانگ سے معذور ہیں مگر جیل میں ڈیڑھ ماہ گذار کر آئے تھے ان سے اور حافظ محمد ادریس صاحب سے ملے پھر ٹوبہ ٹیک سنگھ روانہ ہوگئے دوپہر کا کھانا قاضی فیض احمد صاحب کے نئے مکان میں کھایا وہیں پر پنجاب کے ناظم نشر و اشاعت جناب مرزا غلام نبی جانباز سے ملاقات ہوئی گلے شکوے کئے گئے وہاں سے روانہ ہوکر مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی کے برادران محترم مولانا محمد عمر صاحب اور پیر مولانا محمد صدیق صاحب سے ملنے ان کے گھر آئے جہاں حافظ بشیر احمد نابینا سے ملاقات ہوئی جو جیل سے رہا ہوکر آیا تھا تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے روانہ ہوکر بورے والا پہنچے بازاروں میں جلوس گشت کر رہا تھا جلوس میں شرکت کی اور اختتام پر مختصر تقریر کی شام کی نماز مولانا عبدالرحیم نعمانی کے مدرسہ میں ادا کی مولانا سے ان کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت کے لیے حاضری دی مگر مولانا ساہیوال جاچکے تھے۔ اسی طرح وہاڑی کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد طیب صاحب کو مبارک باد دینے کی غرض سے ان کے گھر جانے کا پروگرام بنا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی شہر سے باہر جاچکے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد اس تحریک کے سب سے پہلے شہید افتخار کے گھر گئے اور اس کے والد سردار علی اور بھائی سے تعزیت کی وہاں سے روانہ ہوکر وہاڑی پہنچے اور حافظ شبیر احمد صاحب اور دوسرے جماعتی دوستوں سے ملاقات کی کچھ دیر قیام کے بعد وہاڑی سے ملتان روانہ ہوئے رات گیارہ بجے ملتان پہنچے یہ پنجاب کے پندرہ روزہ دورے کی مختصر رپورٹ ہے تقریباً تین ہزار میل کا سفر طے کیا۔ اور مختلف مقامات پر جلسے اور جلوسوں سے خطاب کیا۔ شہدا کے لواحقین کے ہاں حاضری دی زخمیوں کی عیادت کی اور کارکنوں سے فرداً فرداً ملاقات کی۔



رپورٹ : حافظ گلزار احمد آزاد

ایف۔ ایس۔ ایف کے کمانڈر نے

ہوائی فائرنگ کے بعد سڑک پر لکیر کھینچ کر جلوس کے قایدین سے کہا :

جو اس لکیر سے آگے بڑھا اُسے گولی ماردی جائیگی

مولانا محمد سرفراز خان نے جواب دیا :

میں مسنون عمر پوری کر چکا ہُوں اور شہادت کی تلاش میں ہوں

گوجرانوالہ اور وزیرآباد کے درمیان جی ٹی روڈ پر واقع قصبہ گکھڑ اس لحاظ سے ملک گیر شہرت کا حامل ہے کہ صنعت دری بافی کا بڑا مرکز اور چاول کی اہم منڈی ہے، لیکن علمی و دینی حلقوں میں اس کی شہرت استاذ العلما حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کی وجہ سے ہے جو گذشتہ ۳۵ سال سے قصبہ کی مرکزی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا موصوف کا دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد اور سیاسی پیروکار ہیں۔ مختلف علمی و تحقیقی عنوانات پر دو درجن سے زاید مقبولِ عالم ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ مدرسہ نصرت العلوم کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے امیر، اور جمعیۃ کی قائم کردہ عدالت عظمیٰ شرعیہ کے قاضی ہیں۔ ملک اور بیرون ملک میں ان کے بالواسطہ اور بلا واسطہ شاگردوں کی تعداد پندرہ ہزار سے متجاوز ہے۔ گکھڑ کے باشندے اپنے دینی مزاج کے باعث دینی تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں اور حالیہ تحریک میں بھی اہالیانِ گکھڑ نے پورے جوش و خروش کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

پاکستان قومی اتحاد گکھڑ کے رہنما تحریک کی ابتدا ہی سے ضلعی قیادت سے گکھڑ میں محاذ کھولنے کی اجازت طلب کر رہے تھے، لیکن انہیں یہ اجازت بصد اصرار یکم اپریل کو ملی چنانچہ اس روز نماز جمعہ کے بعد مرکزی جامع مسجد سے افتتاحی جلوس نکالا گیا۔ جلوس سے قبل مولانا محمد سرفراز خان، مولانا غلام نبی قادری، اور مولانا محمد یعقوب نے خطاب کیا۔ قومی اتحاد کے کارکنوں نے گرفتاریاں پیش کیں۔ اسی رات پولیس نے مولانا محمد سرفراز خان، مولانا غلام نبی قادری قاری محمد انور، ظفر یاسین اور ضیاء اللہ ہنجرا کو ڈی پی آر کی دفعہ ۴۹ کے تحت ان کے گھروں سے گرفتار کر لیا۔ قومی اتحاد کے مقامی صدر سید محمد شبیر اور نائب صدر مولانا محمد یعقوب کی گرفتاری کے لیے بھی پولیس نے چھاپے مارے لیکن وہ گرفتار نہ ہو سکے۔

اس کے بعد سے قومی اتحاد کے لیڈری قایدین کی طرف سے تحریک کو معطل کرنے کی ہدایت تک روزانہ بلا ناغہ جلوس نکلتے رہے اور گرفتاریاں پیش کی جاتی رہیں۔ ۱۷ اپریل تک پولیس کارکنوں کو گرفتار کر کے تھانہ صدر وزیرآباد میں لے جاتی رہی وہاں ان پر تشدد کیا جاتا رہا۔ اور پھر انہیں بھمبر، جلال پور جٹاں، قادرآباد کالونی اور دوسرے علاقوں میں لے جا کر چھوڑ دیا جاتا۔

۲۰ اپریل کے بعد سے پولیس نے گرفتاریوں کا سلسلہ بند کر دیا، لیکن جلوس اس کے بعد بھی مسلسل نکلتے رہے۔ مرکزی جامع مسجد کے علاوہ جامع مسجد حضرت پیر عبداللہ شاہ، جامع مسجد عالیہ صدیقیہ مسجد توحید گنج اور دوسرے مراکز سے بھی جلوس نکلتے رہے۔ بیس روز میں ایک سو اسی ۱۸۰ افراد نے خود کو گرفتاری کے لیے پیش کیا۔

۲ اپریل کو پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا جس کی قیادت حاجی غلام یاسین کر رہے تھے لیکن اس سے اگلے روز لوگ پہلے سے بھی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ باہر نکلے اور خواتین نے بھی گکھڑ کی تاریخ کا پہلا جلوس نکالا۔ جلوس سے آغاز میں ... محمد سرفراز خان ...

مجبور ہو گی۔

بچوں نے اپنے جلوس میں ایک پتلا بنا کر اس کے گلے میں سرخ رنگ کے پانی والی بوتل لٹکائی اور اسے گدھی پر سوار کر کے سارے شہر کا گشت کرایا اور آخر میں اسے جی ٹی روڈ پر نذر آتش کر دیا۔

۲۵ راپریل کو قومی اتحاد کے صوبائی صدر جناب حمزہ، مولانا زاہد الراشدی کے ہمراہ گکھڑ تشریف لائے۔ رات کو قیام کیا۔ قومی اتحاد کے مقامی رہنماؤں سے تازہ صورت حال پر بات چیت کی اور کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی۔

۳۰ راپریل کو لانگ مارچ کے موقع پر ہزاروں افراد پر مشتمل جلوس سارا دن گکھڑ میں گشت کرتا رہا۔ پولیس اور ایف ایس ایف نے اس روز دہشت و بربریت کی انتہا کر دی۔ پہلے نوجوانوں پر تشدد ہوا۔ حاجی سید ڈار، خالد سعید صاحب عتیق الرحمن بٹ، میر بشیر شدید زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد خواتین گھر سے باہر نکلیں تو انہیں بھی وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ مشتعل ہجوم نے ریلوے سٹیشن کو آگ لگا دی جس سے ریکارڈ جل گیا۔ بتی گودام اور کیبن جل کر خاکستر ہو گیا۔ نیز کل پر جی ٹی ایس کی ایک بس بھی نذر آتش کر دی گئی۔

پولیس نے عورتوں کو شدید زدوکوب کیا انہیں گالیاں دیں، بدزبانی کی، فحش دھمکیاں دیں اور بعض ملعون پولیس مین ننگے ہو کر بھی دکھاتے رہے۔ جس سے اشتعال میں مزید اضافہ ہو گیا چنانچہ مزید فورس منگوائی گئی۔ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی خود موقع پر پہونچے اور اس کے بعد سارا دن گکھڑ میں عملاً کرفیو کی کیفیت رہی۔

بارہ افراد کے خلاف دفعہ ۴۳۶ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا جن میں مولانا زاہد الراشدی بھی شامل ہیں جو اس روز راولپنڈی میں تھے۔ اس سے قبل مولانا زاہد الراشدی پر ۲۲ راپریل کو بھی گکھڑ میں ایک مقدمہ درج کیا گیا جبکہ وہ اس روز گوجرانوالہ میں ایک بہت بڑے جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے مسکرا کر جواب دیا کہ:

"یہ تو میری کرامت کا کھلم کھلا ثبوت ہے کہ میں راولپنڈی اور گوجرانوالہ میں بیٹھ کر بھی محض توجہ کے ساتھ گکھڑ کے ریلوے سٹیشن کو آگ لگا سکتا ہوں"

قومی اتحاد کے مقامی سیکرٹری جنرل اور جمعیۃ علماء پاکستان کے ممتاز راہ نما مولانا حافظ حمید اختر جو اٹھارہ مارچ کو عمرہ پر چلے گئے تھے یکم مئی کو واپس آ گئے اور تحریک کی قیادت سنبھال لی۔

۴ر مئی کو مولانا محمد سرفراز خان بھی اپنے رفقاء سمیت، ضمانت پر رہا ہو کر گکھڑ پہونچ گئے۔ اہالیان گکھڑ نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔

۶ مئی کو گوجرانوالہ سے ہزاروں طلبہ جناب فاروق شیخ کی قیادت میں ریلوے سٹیشن پر بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے گکھڑ پہونچے اور شاندار مظاہرہ کیا۔ طلبہ کے جلوس پر پیپلز پارٹی کے مقامی صدر مخدوم زادہ غلام ربانی کی کوٹھی سے فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں متعدد نوجوان زخمی ہوئے ہجوم نے مشتعل ہو کر کوٹھی پر ہلہ بول دیا اور پرچم وغیرہ اتار دیئے، لیکن طلبہ قایدین کی مداخلت کے پیش نظر بات آگے نہ بڑھ سکی۔ جب طلبہ دوسری گاڑی سے واپس جانے لگے تو ایک میل باہر گاڑی ٹھہرا کر طلبا کی زبردست پٹائی کی گئی۔ اسی روز نماز جمعہ کے بعد مرکزی جامع مسجد سے قومی اتحاد کا تاریخی جلوس نکلا جس کی قیادت مولانا محمد سرفراز خان، مولانا حافظ حمید اختر، مولانا غلام نبی، مولانا محمد یعقوب، قاری محمد انور اور رانا محمد نذیر نے کی۔ پولیس اور ایف ایس ایف نے راستہ روک رکھا تھا۔ جلوس جونہی مسجد سے باہر نکلا ایف۔ ایس۔ ایف نے ہوائی فائرنگ کی اور آنسو گیس کے شیل پھینکے، لیکن جلوس بدستور آگے بڑھتا گیا۔ ایف ایس ایف کے کمانڈر نے جوانوں کو پوزیشن سنبھالنے کا حکم دیتے ہوئے راستہ میں ایک لکیر کھینچی اور جلوس کے قاید کو انتباہ کیا کہ:

اگر اس لکیر سے آگے بڑھے تو گولی ماردی جائے گی۔!!

مولانا سرفراز خان نے کہا

"میں مسنون عمر (۶۳ سال) پوری کر چکا ہوں اور اب شہادت کا متلاشی ہوں"

اور اپنے رفقاء سمیت:

مولانا حافظ حمید اختر، مولانا غلام نبی مولانا محمد یعقوب، قاری محمد انور اور رانا نذیر کی معیت میں لکیر عبور کر گئے۔!!

اس پر ایف ایس ایف اور پولیس کے جوان دم بخود رہ گئے۔ پھر جلوس غلہ منڈی تک پہونچ کر واپس آیا اور کسی مداخلت کی ہمت نہ ہوئی۔

۲۵ر مئی کو پیپلز پارٹی نے بھی گکھڑ میں جلوس کا اہتمام کیا۔ صوبائی اسمبلی کے نام نہاد سپیکر چوہدری محمد انور بھنڈر، لاہور کے معروف پی پی پی رہنما طارق وحید بٹ، عارف چٹھہ، اسلم لون اور فاضل رشیدی نے قیادت کی۔ جلوس میں ڈھائی تین سو افراد شریک تھے۔ جن میں گکھڑ کے صرف چوبیس پچیس افراد تھے باقی سب کو دیہات سے ۲۵، ۲۵ روپے اور دوپہر کے کھانے کی لالچ میں لایا گیا تھا۔ لیکن جلوس کے اختتام پر جب انہیں ۲۵ روپے ملے نہ کھانا تو وہ کھلم کھلا گالیاں دیتے ہوئے اپنے اپنے گاؤں واپس چلے گئے۔

اسی روز عصر کے بعد قومی اتحاد کے جلوس نکلا جس کی حاضری سی آئی ڈی کی رپورٹ کے مطابق ۴ ہزار سے زاید تھی۔ اس جلوس کی قیادت حلقہ سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار چوہدری محمود بشیر ورک، مولانا محمد سرفراز خان اور مولانا حافظ حمید اختر نے کی۔

۲۶ مئی کو مولانا محمد سرفراز خان، مولانا حافظ حمید اختر، حاجی سید ڈار، میر محمد بشیر، حاجی غلام یٰسین اور دیگر قایدین کے خلاف ڈی پی آر ۴۴ کے تحت ایک نیا جھوٹا کیس درج کیا گیا، لیکن صرف حاجی سید ڈار اور سیٹھ صاحب گرفتار ہوئے۔ باقی حضرات نے ہائی کورٹ سے ضمانتیں کرالیں۔

۲۷ مئی کو قومی اتحاد کے جلوس کے حاضرین کی تعداد سی۔آئی ڈی کے مطابق آٹھ ہزار سے زائد تھی۔

۲۸ مئی کو جلوس سے قبل پولیس نے تمام مساجد کی ناکہ بندی کر لی، لیکن جلوس پھر بھی ایک گلی سے نکالا گیا جب پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور اس پر پتھراؤ ہوا۔ یہ آنکھ مچولی شام تک جاری رہی۔ اس کے بعد قومی اتحاد نے تکنیک بدل دی۔ مساجد کی بجائے سیکٹر مقرر کیے گئے اتحاد فورس قائم کی گئی اور اعلان ہوا کہ آج سیکٹر ۱۵ سے جلوس نکلے گا۔ جلوس برآمد ہو کر جی ٹی روڈ پر آیا تو پولیس نے شدید لاٹھی چارج کیا۔ جلوس طے شدہ پروگرام کے مطابق ٹولیوں میں بٹ کر گلیوں میں گھس گیا۔ پولیس ان کے پیچھے گلیوں میں آئی تو مکانوں کی چھتوں پر عورتیں دیگچوں میں ابلتا ہوا پانی لے کر ان کے خیر مقدم کے لیے کھڑی تھیں۔ جب پولیس کی ابلتے پانی سے تواضع ہوئی تو پولیس کے بہادر جوان الٹے پاؤں بھاگ نکلے اور پھر کسی کو گلیوں میں داخل ہونے کی ہمت نہیں ہوئی۔ یہ آنکھ مچولی چھوٹی چھوٹی جھڑپوں کی صورت میں رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ بالآخر پولیس میدان چھوڑ کر بھاگ نکلی۔

۲۹۔ اور ۳۰ کو بھی یہی کچھ ہوا۔ اس دوران ریذیڈنٹ مجسٹریٹ علی اقدس شاہ اور سب انسپکٹر ملک محمد علی کی جانبدارانہ روش کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔ قومی اتحاد کے ضلعی صدر چوہدری فقیر اللہ خان ایڈووکیٹ نے ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائی۔ آر۔ ایم نے گذشتہ واقعات پر افسوس کا اظہار کیا اور پھر جلوس سیکٹروں کی بجائے مساجد سے نکلنا شروع ہوئے۔

مردوں، خواتین اور طلباء کے علاوہ ۱۱ سے ۱۶ سال تک کی عمر کے بچوں نے بھی ایک تنظیم "پاکستان نونہال اتحاد" کے نام سے قائم کی جس میں تنویر اشرف، ملک فاروق ایوب، محمد اشفاق انور، حبیب الرحمٰن عارف چیمہ (نواسہ مولانا محمد سرفراز خان) اور حافظ عبدالرحمٰن (فرزند حافظ [illegible]) پیش پیش تھے

ان بچوں نے پرائمری سکول میں کلاسوں کا مسلسل بائیکاٹ کیے رکھا۔ متعدد جلوس نکالے۔ پولیس ان کے پیچھے بھاگتی تو وہ

اور پولیس دانت پیستی رہ جاتی۔ بچوں کی ان کارروائیوں سے تنگ آکر پرائمری سکول کے ایک ماسٹر نے مقدمہ بھی درج کرا دیا، لیکن بچوں کا نام لکھوانے میں شرم محسوس کرتے ہوئے حافظ بشیر احمد چیمہ اور ماسٹر ذوالقرنین کا نام غلط طور پر لکھوا دیا جنہوں نے بعد میں ضمانت کرا لی۔

گکھڑ میں تحریک کی شاندار کامیابی میں علماء کرام، خواتین اور قومی اتحاد کے مقامی عہدہ داروں کے علاوہ سب سے زیادہ پانچ نوجوانوں کا حصہ ہے۔ جنہوں نے اول سے آخر تک تحریک کو عملاً چلایا۔

درحقیقت گکھڑ میں قومی تحریک کے اصل روح رواں تھے۔ اور قصبہ گکھڑ کو ان نوجوانوں کی جرات واستقامت اور عزیمت واستقلال پر بجا طور پر فخر ہے۔

ان نوجوانوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ حافظ بشیر احمد چیمہ ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وزیر آباد۔

۲۔ حافظ عبدالحق خان بشیر صدر جمعیۃ طلباء اسلام گوجرانوالہ۔ (فرزند مولانا محمد سرفراز خان)

۳۔ محمد عرفان طاہر۔ صدر پاکستان طلبہ اتحاد گکھڑ منڈی۔

۴۔ ملک عبدالشکور صدر جمعیۃ طلباء اسلام گکھڑ۔

۵۔ ظفر یاسین، سیکرٹری جنرل پاکستان طلبہ اتحاد گکھڑ

بزرگوں میں مولانا محمد سرفراز خان، مولانا حافظ حمید اختر، مولانا غلام نبی، مولانا محمد یعقوب میر محمد بشیر، حاجی غلام یاسین، حکیم محمد علی چوہدری محمد حسین، قاری محمد انور اور قاری عبدالحلیم نے تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔ اور خواتین کو سرگرم رکھنے کا سہرا میر محمد بشیر کی اہلیہ، صاحبزادیوں اور جناب محمد جمال بٹ کی ذہین اور پڑھی لکھی اہلیہ کے سر ہے۔ جنہوں نے مردوں کے شانہ بشانہ تحریک میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

پانچوں نوجوان جمعیۃ طلباء اسلام سے متعلق ہیں اور گکھڑ میں مولانا زاہد الراشدی کے دست و بازو شمار کیے جاتے ہیں۔

اسلامی نظام کے قیام کی خاطر ہر قسم کی قربانی دی جائیگی

قاری اسد اللہ عباسی

مری ۔ ۱۴ مارچ ۱۹۷۷ء کو پاکستان قومی اتحاد کے قائدین کی ہدایت پر بھٹو حکومت کی طرف سے حالیہ انتخاب میں کی گئی سنگین دھاندلیوں اور ظلم و تشدد کے خلاف پورے ملک میں تحریک شروع کی گئی۔ ملک کے دوسرے شہروں کی طرح تحصیل مری (جو موسم گرما میں پورے پاکستان کا مرکز بن جاتا ہے) میں بھی ۱۴ مارچ سے تحریک کا ابتداء کی گئی۔ تحصیل مری کا علاقہ اگرچہ معاشی اعتبار سے نہایت ہی پسماندہ علاقہ ہے لیکن دینی غیرت و حمیت کے لحاظ سے اس کے باسی ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ اسی دینی غیرت و حمیت کی بنا پر حالیہ انتخابات میں مری کے عوام کے عوام نے پاکستان قومی اتحاد کے امیدواروں کا بھرپور ساتھ دیا۔ اور مری کی ۷۰ فی صد آبادی نے اپنی رائے قومی اتحاد کے حق میں ڈال کر بھٹو شاہی کے خلاف ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ باوجود انتہائی دھاندلیوں پانی کی طرح رقم بہانے اور ہر قسم کی دھمکیوں کے تحصیل مری کے غیور و جسور عوام نے حلقہ پی۔ پی آٹھ سے قومی اتحاد کے امیدوار راجہ ظفر الحق کو P P P کے امیدوار کے مقابلے میں دو ہزار ووٹوں سے کامیاب کیا۔ چونکہ قومی نشست کے لیے پی پی، آٹھ کے علاوہ تحصیل مری کہوٹہ کا حلقہ نمبر پی پی نو بھی شامل ہے اس لیے حلقہ نمبر ۹ میں شدید دھاندلیاں کی گئیں اور اصل نتائج کو جن کی رو سے قومی اتحاد کے امیدوار تقریباً سات ہزار ووٹوں کی اکثریت سے جیت رہے تھے یکسر بدل ڈالا اور ٹی وی سے پی، پی کے امیدوار کی کامیابی کا انتہائی عیاری سے اعلان کیا گیا۔ اس اعلان کے بعد جو کہ تمام ملک میں بھی اسی طرح کئے گئے مری کے عوام سراپا احتجاج بن گئے اور انہوں نے قومی اتحاد کی مرکزی ہائی کمان کی ہدایات پر بھرپور طریقے سے تحریک کا آغاز کیا۔ ہر روز جلسے، جلوس اور گرفتاریاں ہوتی رہیں۔ تحصیل مری کا دیندار طبقہ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ کثرت کے ساتھ وابستہ ہے اس لیے سب سے زیادہ گرفتاریوں کے لیے آنے والوں کا تعلق جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہے چونکہ تحصیل مری کے امیر محترم الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی تحصیل مری کے عوام میں انتخابی مقبولیت رکھتے ہیں۔ اور حالیہ انتخاب میں قومی اتحاد نے ان کو صوبائی اسمبلی کا ٹکٹ دے کر مری کے عوام کی ترجمانی کی ہے۔ اس کی بنا پر قاری صاحب موصوف نے پوری مری میں شبانہ روز محنت کر کے عوام الناس کو بھٹو شاہی کی غلط کاریوں اور قومی اتحاد کے پروگرام سے آگاہ کیا اور ایک ماہ کی محنت سے پوری مری کی فضا کو بدل دیا یہی وجہ ہے کہ شدید ترین دھاندلیوں کے باوجود قاری اسد اللہ صاحب عباسی کے حلقہ پی، پی آٹھ سے قومی اتحاد دو ہزار ووٹوں پر جیت گیا۔ جن حضرات نے جمعیتہ علماء اسلام کے رکن کی حیثیت سے گرفتاریاں پیش کیں ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) قاری محمد اللہ عباسی امیدوار صوبائی اسمبلی و امیر جمعیتہ علماء اسلام تحصیل مری

(۲) مولانا عبد الحلیم قاسمی نائب امیر جمعیتہ تحصیل مری۔

(۳) قاری محمد ایوب جنرل سیکرٹری تحصیل مری۔

(۴) حافظ محمد ایاز عباسی رکن مجلس شوریٰ تحصیل مری۔

(۵) حاجی عبد الشکور سالار اعلیٰ جمعیتہ تحصیل مری

(۶) صوفی اللہ داد عباسی رکن اعلیٰ جمعیتہ کائیاہ

(۷) حافظ محمد بشیر رکن اعلیٰ جمعیتہ روات

(۸) مولانا عبد الجبار عباسی امیر جمعیتہ علماء اسلام حلقہ جھنیگا گلی۔

(۹) حافظ محمد اشرف رکن جمعیتہ علماء اسلام ہلدوٹ۔

(۱۰) راجہ سعود عباسی جنرل سیکرٹری جمعیتہ علماء اسلام سیر بگلہ

(۱۱) عبد الحمید مغل مری شہر

(۱۲) جمیل احمد 〃

۱۳۔ عبد الرزاق روات

۱۴۔ محمد یعقوب میاڑی

۱۵۔ محمد نصیر عباسی ہلدوٹ

۱۶۔ مولانا عنایت اللہ قادری میاڑی

۱۷ ممتاز احمد عباسی 〃

۱۸۔ محمد طاہر عباسی 〃

۱۹۔ محمد خالد عباسی 〃

۲۰۔ محمد ضمیر عباسی 〃

۲۱۔ محمد رستم عباسی 〃

۲۲۔ طالب علم رہنما مسعود سیر بگلہ

۲۳۔ شوکت حیات عباسی کائیاہ

۲۴۔ صوفی محمد تاج عباسی دھار جاوا

۲۵۔ عبد الرشید مغل سیالوی

۲۶۔ حاجی محمد صدیق کوٹلی

۲۷۔ خورشید 〃

۲۸ سید امر اخان 〃

۲۹۔ بابا محمد شفیع میاڑی

۳۰۔ حافظ عبد الروف تکوٹ

۳۱۔ محمد طارق عباسی علیوٹ

۳۴۔ محمد زرین عباسی بانسرہ گلی۔

اس وقت تمام کارکن امیر محترم مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی سمیت رہا ہو چکے ہیں۔ ان میں اکثر ایک ماہ سے اڑھائی ماہ تک جیل میں رہنے کی سعادت حاصل کی رہائی کے بعد ان تمام کارکنوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اپنے قائدین حضرت درخواستی مدظلہ اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی ہدایت پر اسلامی نظام کے قیام کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کی جائے گی۔

مری کی موجودہ صورت کے حال پیش نظر یہ بات انشاء اللہ پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ اگر انتخابات قائدین کی مرضی یعنی منصفانہ ہوئے تو تحصیل مری سے P.P.P کو ۱۰ ہزار ووٹ بھی مشکل سے ملیں گے۔ گرفتار ہونے والے جمعیت کے کارکنوں کے خلاف دفعہ ۱۴۴۔ ۱۶ ایم پی او اور ڈی پی آر کے مقدمات قائم کئے گئے ہیں۔ امیر محترم قاری محمد اسد اللہ عباسی پر صرف ۹ مقدمات قائم کئے گئے ہیں جب کہ باقی کارکنوں پر ۲، ۲، ۳، ۳ مقدمات ہیں

جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت

مری۔ دفتر جمعیتہ علماء اسلام تحصیل مری کے پریس ریلیز کے مطابق جمعیتہ علماء اسلام تحصیل مری کے امیر اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار قاری محمد اسد اللہ عباسی کی دعوت پر مندرجہ ذیل حضرات نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں

۱۔ راجہ محمد سپارس خان آف روات
۔ راجہ محمد اکسار عباس آف روات
۔ محمد نادر خان صراف مری شہر ان حضرات نے جمعیت کے قائدین حضرت درخواستی مدظلہ جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ

کی والہانہ قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

صوبائی اور ضلعی دفاتر توجہ فرماویں

جمعیتہ علماء اسلام کے تمام صوبائی اور ضلعی دفاتر سے ایک دردمندانہ درخواست ہے کہ صوبہ کا دفتر اپنے صوبائی تمام عہدیداروں کے اسماء عہدہ دار اور جائے سکونت۔ دفتر کا مکمل پتہ۔ صوبائی امیر اور ناظم عمومی کا مکمل پتہ۔ دفتر کا ٹیلیفون نمبر اسی ترتیب سے تمام پاکستان کے ضلعی دفاتر بھی توجہ فرماویں یعنی اپنے دفتر کے مکمل پتے اور ضلعی امیر اور ناظم عمومی کے مکمل پتے دفتر کا ٹیلیفون نمبر۔ تمام عہدیداران کے نام اور جائے سکونت ضرور تحریر فرما کر درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

ہم صوبائی اور ضلعی جمعیتہ کے دفاتر اور عہدیداران کے پتہ اور کوائف اس لیے جمع کر رہے ہیں تا کہ تمام احباب جمعیتہ کے ساتھ وقتاً فوقتاً رابطہ رکھا جائے۔ محترم اگر آپ ذرا توجہ فرما کر ہمیں ضرور مطلوبہ کوائف ارسال فرمائیں تو ایک کتابچہ بہت ہی اچھے انداز سے ترتیب دے کر برائے تعارف جمعیتہ علماء اسلام خوب صورت طریقہ پر شائع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ امید ہے کہ جماعتی ذمہ داری کا احساس فرما کر تعاون فرماؤ گے۔

خط کتابت کا پتہ

حافظ محمد طیب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع وہاڑی دفتر جمعیتہ علماء اسلام غلہ منڈی ضلع وہاڑی۔

بورے والہ کے مرکزی خطیب کی جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت

علاقہ بورے والہ کے مشہور خطیب علامہ محمود احمد قادری نے اپنے ایک بیان میں قائد ملت اسلامیہ مولانا مفتی محمود صاحب کی ملک و ملت کے لیے مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور علامہ محمود احمد قادری نے حافظ الحدیث حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی عزت مولانا مفتی محمود صاحب مولانا عبید اللہ انور اور دیگر قائدین جمعیتہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

قاری محمد طیب ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی راؤ ارشاد احمد خان ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام بورے والہ نے خطیب شہر کی جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

علامہ منظور احمد سیالکوٹی جمعیت علماء اسلام میں شامل ہو گئے ۔۔۔

سیالکوٹ کے ممتاز عالم دین سیاسی راہنما اور شعلہ نوا خطیب حافظ منظور احمد نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعیت علماء اسلام اہل حق کا وہ عظیم قافلہ ہے جو صدیوں سے فرنگی اقتدار اور فرنگی نظام سے خاتمے اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے سرفروشانہ جدوجہد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا قائد جمعیت مولانا مفتی محمود نے پوری دنیا سے اپنے سیاسی تدبر، قائدانہ صلاحیتوں اور جرات و استقامت کا لوہا منوالیا ہے انہوں نے کہا کہ میرے لیے یہ بات انتہائی قابل فخر ہے کہ میں مولانا مفتی محمود کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں مولانا محمد زاہد الراشدی نے سیالکوٹ میں مولانا موصوف سے ملاقات کی اور ان کی جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا خیر مقدم کیا اور کہا ہے کہ جمعیت علماء اسلام میں حافظ منظور احمد جیسے شعلہ نوا خطیب کی شمولیت باعث مسرت ہے۔

رؤف لیاقت علی خان کو رہا کر دیا گیا

رحیم یار خان۔ گذشتہ روز جمعیتہ علماء اسلام

رحیم یار خاں کے نائب امیر جناب راؤ لیاقت علی خاں کو میانوالی جیل سے رہا کر دیا گیا واضح رہے کہ پاکستان قومی اتحاد کے قائم مقام صدر جناب پیر صاحب پگارا کے حکم پر لانگ مارچ راولپنڈی کے لیے ایک وفد کی قیادت کی جب راولپنڈی پہنچے تو راؤ صاحب بمع اپنے رفقاء گرفتار کر کے راولپنڈی جیل بھیج دیا گیا پندرہ یوم بعد میانوالی جیل میں بھیج دیا گیا میانوالی جیل میں ایک ماہ گرفتار رکھا اس کے بعد رہا کر دیا گیا جب راؤ صاحب رہائی کے بعد رحیم یار خاں پہنچے تو ان کے احباب اور جمعیۃ کے تمام دوستوں نے خوشی کا اظہار کیا اور ان کے اعزاز میں ایک چائے پارٹی بھی دی گئی اور ان کی خدمات کو سراہا گیا۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی کو رحیم یار خاں کا جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا

رحیم یار خاں گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں شہر کا اجلاس جناب حاجی عبدالرحمٰن طارق امیر جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلعی ناظم جمعیۃ جناب مولانا قاری حماد اللہ شفیق نے خطاب کیا اور قومی اتحاد کے مذاکرات اور ان کی عملی جدوجہد کو سراہا اور تحریک نظامِ مصطفیٰ کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا کہ اس نازک دور میں تشدد اور گولیاں کو برداشت کر کے اسلامی نظام کی نفاذ کی کوشش کی بعد میں کاروائی اجلاس شروع کی گئی۔

جس میں متفقہ طور پر

شہری جمعیۃ کا سرپرست جناب چوہدری محمد سلیم صاحب اور شہری جمعیۃ کا جنرل سیکرٹری جناب مولانا رشید احمد لدھیانوی کو منتخب کیا گیا واضح رہے کہ مولانا موصوف قومی اتحاد کے بھی جنرل سیکرٹری ہیں

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حضرت مولانا سید نیاز احمد صاحب مولانا محمد اسماعیل قاسمی [illegible]

اور ان کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔

ایک دوسری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ملک تمام سیاسی اسیروں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

ایک تیسری قرارداد میں قائدین قومی اتحاد پر جو کہ بھٹو اور حکمران ٹولہ سے مذاکرات میں شریک ہیں ان پر اعتماد کا اظہار کیا گیا یہ اجلاس جناب مولانا قاری حماد اللہ صاحب شفیق کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما اور علماء کونسل کے جائنٹ سیکریٹری میاں عبدالرحمٰن اور قاری غالب امجد، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا عبدالحئی عوان، مولانا اللہ داد، میاں محمد حنیف، ملک بشیر احمد نے ایک مشترکہ بیان میں پنجاب پیپلز پارٹی کے صدر شیخ رفیق احمد کے اس بیان کو انتہائی گمراہ کن اور شرانگیز قرار دیتے ہوئے زبردست تنقید کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا کہ اگر پیپلز پارٹی فساد کرنا چاہتی تو لاہور کا نقشہ مختلف ہوتا انہوں نے کہا کہ حقیقت

یہ ہے کہ پیپلز پارٹی نے اپنے کارکنوں کے علاوہ مختلف جیلوں سے اخلاقی قیدیوں کو رہا کر کے صرف اس لیے مسلح کیا تھا۔ کہ قومی اتحاد کے کارکنوں پر اس اسلحہ کو استعمال کیا جائے۔ لاہور میں رتن سینما۔ پیلی بلڈنگ مصری شاہ سے عوام کے جلوسوں پر ہونے والی فائرنگ اس کا واضح ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے مسلح غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن مسلمان نوجوانوں نے نہتہ ہونے کے باوجود اپنے جذبہ جہاد اور جوش ولولے سے غنڈوں کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے ایک ذمہ دار رکن صوبائی اسمبلی کل۔ اجلاس میں حقیقت کو اس طرح مسخ کرنا شرمناک ہی قرار دیا جا سکتا جب کہ ساری قوم جانتی ہے کہ پیپلز پارٹی نے خانہ جنگی

کا وسیع پروگرام تیار کر رکھا ہے۔ ان رہنماؤں نے مشترکہ بیان میں وفاقی وزیر ممتاز علی بھٹو کے ان بیانات پر کڑی تنقید کی جن میں انہوں نے سندھ کی تاریخ کو خون سے لکھنے کی دھمکی دی۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ مذاکرات کے دوران اس قسم کے بیان ملک کی حالت کو سنگین بنا سکتے ہیں۔ جس کی ذمہ دار حکومت پر ہوگی۔

کلور کوٹ میں یوم احتجاج

کلور کوٹ ۲ جون پاکستان قومی اتحاد کے مرکزی راہنماؤں کے اعلان کے مطابق کلور کوٹ میں ۴ جون ۷۷ ۱۹ کو یوم احتجاج منایا گیا مکانوں دوکانوں پر سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔ بعد از نماز عصر کمیٹی چوک سے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت قومی اتحاد کلور کوٹ کے راہنماؤں نے کی۔ مختلف چوکوں پر مقررین نے اپنے خطاب میں موجودہ حکومت کے سیاہ کارناموں پر روشنی ڈالی۔ حزب اختلاف کے مجاہدوں پر حکومت کے ظلم و جبر تشدد اور بہیمانہ قتل و غارت پر شدید نفرت کا اظہار کیا گیا۔ نیز شہداء زخمی اور اسیروں کو شاندار خراجِ عقیدت کا اظہار کیا گیا۔ مقررین نے کارکنوں کو صبر و تحمل اور بلند حوصلگی سے اپنے اعلیٰ مقاصد کی طرف بڑھنے پر زور دیا۔ جس پر کارکنوں نے لبیک کرتے ہوئے اپنے قائدین کے ہر حکم کی تعمیل کا یقین دلایا۔ جلوس مختلف راستے اختیار کرتا ہوا اڈہ لاریاں پر ختم ہوا۔

تعزیتی اجلاس

کلور کوٹ ۲ جون۔ جمعیت علماء اسلام کلور کوٹ کا خصوصی اجلاس زیر صدارت جناب قاری سراج الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں بطلِ حریت، مجاہد تحفظ ختم نبوت جناب سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ جناب حافظ قاری سراج الدین صاحب نے کہا کہ شاہ صاحب مرحوم ایک مرد مجاہد تھے آپ نے [illegible]

نبوت کی بحالی کے لیے جد و جہد میں گزاری شاہ صاحب شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ کے خلیفہ مجاز اور جمعیت علماءِ اسلام ضلع ملتان کے امیر تھے۔ بعد میں شاہ صاحب مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب کے لیے دعا مانگی گئی کہ اللہ رب العزت شاہ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جمعیت علماء اسلام کے تمام عہدیداران و کارکنانِ شاہ صاحب مرحوم کے پس ماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں

اظہار تعزیت

حیدر آباد ۴ جون۔ جمعیت علماء اسلام حیدر آباد کے امیر مولانا عبدالمتین جمعیت صوبہ سندھ کے خازن جناب شبیر احمد ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحق سیکرٹری اطلاعات سید احمد شاہ کلانی نے اپنے ایک بیان میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم کیا گیا ہے۔ اور حضرت شاہ صاحب مرحوم کی وفات کو اسلامی قوتوں کے لیے عمومی جمعیت علماء اسلام کے لیے خصوصی ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے اور بیان میں مولانا نیاز احمد شاہ صاحب کی قومی و ملی و دینی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔ پس ماندگان کو صبر جمیل عطاء کریں۔

سید نیاز احمد شاہ صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ عباس کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت چوہدری برکت علی صدر جمعیۃ منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ممتاز رہنما سابق جنرل سیکرٹری پنجاب کی وفات پر گہرے رنج و غم

کا اظہار کیا گیا۔ اور شاہ صاحب مرحوم کی دینی خدمات کے پیش نظر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعا کی گئی اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دیں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشیں۔ شاہ صاحب مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے مدرسہ سراج العلوم میں قرآن خوانی بھی کی گئی۔ اور مرحوم کی روح کو ایصالِ ثواب کیا گیا۔

کہروڑ پکہ

۲۸ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ کا ایک تعزیتی اجلاس حافظ فیض القاسمی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحبؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ان کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی گئی اور دعائیں مانگی گئیں کہ اللہ تعالیٰ پس ماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمادے اور مرحوم کی وفات سے یہ خلا جو ہوا ہے وہ پر نہیں ہوگا۔ اور یہ علاقہ سارا ان کے معتقدین و مریدین میں سے ہے مرحوم ہر وقت ظلم کے خلاف سینہ سپر رہے اور اس کے ساتھ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے صحت یابی کے لیے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ مستمرہ عطا کرے۔

جمعیۃ حیدر آباد کے رہنماؤں کی رہائی

جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے رہنما موجودہ تحریک نظام شریعت کے لیے چلائی گئی۔ کے موقعہ پر جمعیت کے رہنما گرفتار ہو گئے تھے جن میں جمعیت کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالحق امیدوار صوبائی اسمبلی جمعیت کے مرکزی لیڈر جناب حاجی کرامت اللہ صاحب جمعیت کے سالار محمد علی محمدی دو ماہ قید بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد رہا کر دیئے گئے۔

رہائی کے بعد حاجی صاحب و دیگر عہدیداروں نے اپنے بیان میں کہا ہے ہمارے جذبۂ شریعت کو جیلوں کے ذریعہ سے ختم نہیں کیا جا سکتا انہوں

نے قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔

ضلعی مجلس شوریٰ میں توسیع۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے امیر مولانا مولا بخش صاحب نے ضلعی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۲۲ مئی ۷۷ء بمقام جھاوریاں کے فیصلہ کے مطابق جناب مہر محمد حیات ملک آف سیکسر اور ڈاکٹر شبیر احمد امیر جمعیۃ علماء اسلام بھلوال کو مجلس شوریٰ کا رکن نامزد کیا ہے مولانا نے بتلایا کہ ضرورت کے پیش نظر مزید توسیع ممکن ہے۔ انہوں نے ضلع سرگودھا کے کارکنان جمعیۃ پر زور دیا کہ وہ قومی اتحاد کی تحریک کے سلسلہ میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔

جمعیت علماء اسلام تحصیل چارسدہ

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام حلقہ چارسدہ پڑانگ۔ تحصیل بازار۔ شوگر ملز۔ بیپر ملز۔ ماجوہ وغیرہ ملحقات کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں دوسرے امور کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی قیادت جناب حضرت حافظ الحدیث والقرآن مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا مختلف علماء کرام نے اور جمعیۃ علماء اسلام کے خاص کارکنوں نے اجلاس میں کثیر تعداد میں شرکت کی اجلاس سے شیخ الحدیث دار الاسلام اسلامیہ چارسدہ مولانا روح الامین صاحب، مولانا محمد عارف صاحب، الحاج مولانا محمد گوہر شاہ صاحب بندہ راقم الحروف نے خطاب کیا بعد میں ان حلقوں کی ایک مشترکہ تنظیم قائم کی گیا مندرجہ ذیل افراد متفقہ طور پر

صدر ..... جناب شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ مولانا الامین صاحب (تحصیل بازار)
نائب صدر مولانا فضل الرحمان صاحب (چارسدہ)
نائب صدر نمبر ۲ ..... مولانا محمد عارف صاحب (پیپر ملز چارسدہ)
ناظم عمومی ..... غلام محمد صادق (تحصیل بازار)
نائب ناظم فضل خدا صاحب پڑانگ
نائب ناظم نمبر ۲ مولانا محمد صفدر صاحب (چارسدہ)، ناظم نشر و اشاعت حافظ محمد ادریس صاحب (پڑانگ)، خزانچی محمد امین صاحب عرف کاسے۔ اجلاس مولانا فضل الرحمان صاحب جو اجلاس کے صدر تھے، کی دعا پر ختم ہوا۔

مولانا فضل احمد صاحب کی وفات پر تعزیتی اجلاس

سرڈھیری (ڈاک سے)، جمعیتہ علماء اسلام کے ممتاز راہنما مولانا فضل احمد صاحب سکنہ صندتی کی وفات کے سلسلے میں جمعیتہ علماء اسلام سرڈھیری کا ایک خصوصی تعزیتی اجلاس آج یہاں منعقد ہوا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل رحیم اور مولانا معتصم باللہ نے مرحوم کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور ان کی دینی خدمات کو سراہا۔ آخر میں مرحوم کے ایصال ثواب کی خاطر ختم قرآن پاک کیا گیا اور ان کی مغفرت کے لیے دعائیں کی گئیں۔

یاد رہے کہ مولانا فضل احمد صاحب مرحوم گذشتہ جمعہ کو بقضائے الہی وفات پا گئے تھے۔ مولانا مرحوم جمعیتہ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس عاملہ کے رکن اور تحصیل چارسدہ کے ممتاز عالم دین تھے۔

صوبائی ناظم عمومی کا دورہ لائل پور

لائل پور۔ پاکستان قومی اتحاد کے راہنما اور جمعیتہ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ نے گذشتہ روز لائل پور کا دورہ کیا اس دوران مقامی جمعیتہ کے عہدیداروں مولانا عزیز الرحمان انوری مولانا محمد یوسف ربانی اور مولانا قاری محمد الیاس کی معیت میں لائل پور کے سانحہ میں شہید ہونے والوں کے گھروں میں جا کر ان کے لواحقین سے تعزیت کی اور پولیس تشدد سے زخمی ہونے والوں کے پاس جا کر سول ہسپتال لائل پور میں ان کی عیادت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں مقام عطاء فرما دے، بعد میں یہ وفد زخمی حضرات کے گھروں میں بھی گئے اور ان کے اہل خانہ سے خیریت دریافت کی۔

قاری نورالحق قریشی نے اسی شام جمعیتہ کے ایک اجلاس میں شرکت کی جس میں کارکنوں سے خطاب کیا۔

دورہ سیالکوٹ

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے ممتاز رہنما مولانا محمد حکیم محمد اسماعیل قاسمی کی وفات پر سیالکوٹ کی مختلف تنظیموں نے تعزیت کے پیغام جاری کئے۔ پاکستان قومی اتحاد ضلع سیالکوٹ کے اجلاس میں مولانا محمد اسماعیل قاسمی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا تعزیتی پیغام میں کہا مولانا قاسمی کی وفات سے ضلعی سطح پر کافی سیاسی خلا پیدا ہوا ہے۔ مولانا رہنما ہونے کے علاوہ سیاسی سماجی کارکن بھی تھے ساری عمر دین الہی کے لیے بغیر لالچ خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے (آمین)

جمعیتہ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری نورالحق ایڈووکیٹ ڈاکٹر غلام محمد ناظم جمعیتہ گوجرانوالہ تعزیت کے لیے سیالکوٹ تشریف لائے (اس کے علاوہ قاری صاحب ۱۳ مئی سیالکوٹ ہنگامہ میں ہونے والے زخمیوں کی عیادت کے لیے مختلف ہسپتالوں میں گئے)، پاکستان قومی اتحاد پسرور کے اجلاس میں بھی تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔ تحفظ ختم نبوت سب کمیٹی کے کنوینر نے ایک اخبار میں مولانا قاسمی کی وفات سے مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ ایک ایسے فعال قسم کی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام شہر سیالکوٹ کے امیر سید بشیر احمد نے کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام شہر سیالکوٹ کی تنظیم مولانا محمد اسماعیل قاسمی کی وفات سے یتیم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

ساہیوال

۹/۷۷ کو جامعہ رشیدیہ میں جمعیتہ علماء اسلام ساہیوال شہر کا اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے معززین، علماء اور وکلاء نے شرکت کی تقریباً ستائون نمائندے شامل اجتماع ہوئے امیر ضلع فاضل حبیب اللہ صاحب رشیدی نے جمعیتہ کی تاریخ اور تنظیم پر روشنی ڈالی چوہدری منیر ازہر ایڈووکیٹ نے بھی تقریر کی چوہدری کو کنوینر جمعیتہ منتخب کیا گیا۔ اور ایک ایڈہاک کمیٹی بنائی گئی۔ چوہدری منیر عالم ایڈووکیٹ اور دیگر احباب نے جمعیتہ میں شمولیت اختیار کی آئندہ ۱۴/۷۷ کو شہری جماعت کا اجلاس ہوگا جس میں تنظیم میں توسیع کی جائے گی۔

اکتوبر میں ماہِ تاسیس اور نومبر ۷۷ء سے اکتوبر ۷۸ء تک سالِ مشاہیر منایا جائے گا

۹ جولائی سے ہر سہ ماہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مستقلاً گوجرانوالہ شروع ہوگا۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے

جمعتہ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا دو روزہ اجلاس ۴۔۵ جون کو مرکزی دفتر میں مرکزی صدر میاں محمد عارف کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجلاس ۴ جون کو شام چھ بجے شروع ہوا۔ ابتداء مدیر خدام الدین مولانا سعید الرحمان نے درسِ قرآن مجید دیا۔ بعد ازاں مرکزی ناظم عمومی محمد فاروق قریشی نے سابقہ کارکردگی کا جائزہ اور موجودہ اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ اور قریشی صاحب کی تقریر کے بعد اجلاس نماز مغرب کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

دوسرا اجلاس رات پونے دس بجے جناب عبد المتین قریشی (ناظم راولپنڈی جمعتہ) کی تلاوت سے شروع ہوا۔

اجلاس میں ایجنڈے کی شق کے مطابق شعبہ مالیات کی کارکردگی پر بحث و تمحیص کی گئی۔ کافی غور و خوض کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ شعبہ مالیات کے لیے ایک مستقل ناظم تحصیل سال کے لیے رکھا جائے گا۔

اجلاس میں شرکت نہ کرنے والے اراکین شوریٰ کے رویے کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ جون کے آخر تک چاروں صوبائی عاملہ کا اجلاس ہونا چاہیئے۔ باہمی مشورے کے بعد صوبائی عاملہ کے اجلاس کے بارے میں درج ذیل شیڈول تیار کیا گیا۔

۱۔ صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۲ جون بروز اتوار کو لاہور میں منعقد ہوگا۔

۲۔ صوبہ سرحد کی عاملہ کا اجلاس ۱۴ جون منگل کو پشاور میں ہوگا۔

۳۔ صوبہ سندھ کی عاملہ کا اجلاس ۲۵ جون بروز ہفتہ کو حیدر آباد میں ہوگا۔

۴۔ صوبہ بلوچستان کی عاملہ کا اجلاس ۲۷ جون کو کوئٹہ میں منعقد ہوگا۔

صوبہ پنجاب اور سرحد کی عاملہ کے اجلاس میں مرکزی صدر میاں محمد عارف صاحب اور صوبہ سندھ اور بلوچستان کی عاملہ کے اجلاس میں مرکزی ناظم عمومی محمد فاروق قریشی صاحب شرکت کریں گے۔ رات بارہ بجے تک اجلاس جاری رہا بعد ازاں صبح تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

تیسرا اجلاس ۵ جون کو صبح دس بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اور ایجنڈے کی دوسری شق شعبہ نشر و اشاعت پر بحث کا آغاز کیا گیا۔

مرکزی ناظم عمومی محمد فاروق قریشی اور ناظم نشر و اشاعت غلام اللہ خان نے شعبہ کی کارکردگی اور مسائل بیان کیے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ عارضی طور پر جناب ظہیر مسر کو قائم مقام ناظم نشر و اشاعت ہوں گے۔

وہ ہر جمعرات کو مرکزی دفتر میں آیا کریں گے۔

اجلاس میں فوری طور پر لٹریچر کی طباعت کے فیصلے کیے گئے اور سر دست۔ تعارف جمعتہ طلباء اسلام کیوں بنی؟ علماء کی قیادت اور اعتدال کی راہ'' کی طباعت کا فیصلہ کیا گیا۔ بعد ازاں ترمیم واحکامات کے ساتھ دستور شائع کیا جائے گا۔

اور عزم کیا گیا کہ اکتوبر سے ہر ماہ ایک پمفلٹ شائع کیا جائے گا۔ جب کہ اکتوبر کو ماہ تاسیس قرار دے کر تمام شاخوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس ماہ میں جلسے، مذاکرے اور کارنر میٹنگیں منعقد کریں اور زیادہ سے زیادہ طلباء کو جمعتہ کا پروگرام پہنچائیں۔ نومبر ۷۷ء سے سال مشاہیر شروع کیا جائے گا تاکہ اپنے اکابر اور تحریک آزادی وطن کے جانباز سپہ سالاروں سے قوم کو آگاہ کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں درج ذیل شیڈول کے مطابق اکابر امت کے کارناموں اور سوانح کو عام کرنے کے پمفلٹ جلسے، مذاکرے اور سیمنار منعقد کیے جائیں گے۔

نومبر۔ حضرت مجدد الف ثانی رح

دسمبر۔ حضرت شاہ ولی اللہ رح

جنوری۔ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی

فروری۔ حضرت سید احمد شہید رح

مارچ۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رح

اپریل۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح

مئی۔ حضرت حاجی شریعت اللہ رح

جون۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رح

جولائی۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رح

اگست۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رح

ستمبر۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح

اکتوبر۔ امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری رح

نومبر۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری

دسمبر۔ شہید اسلام مولانا شمس الدین شہید رح

اکتوبر جو کہ ماہ تاسیس کہلائے گا کہ موقعے پر چاروں صوبائی دار الحکومتوں میں عظیم الشان صوبائی کنونشن منعقد کیے جائیں گے۔ ازاں بعد اجلاس کھانے اور نماز ظہر کے لیے ملتوی ہو گیا۔

چوتھا اجلاس شام چار بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا جس میں جمعتہ کی عمومی پالیسی کو زیر بحث لایا گیا۔ سب سے پہلے جمعتہ اسلام اور پاکستان

طلباء اتحاد کا مسئلہ غور کے لیے پیش کیا گیا۔ بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ جمعیت طلباء اسلام کو پاکستان طلباء اتحاد میں شامل رہنا چاہیئے اور تمام طلباء تنظیموں سے مل کر مشترکہ طور پر جد وجہد کرنا چاہیئے۔ لیکن فی الحال جماعتی حیثیت برقرار رکھنا بہر حال ضروری ہے اس لئے جماعتی تنظیم پر بدستور توجہ کی اشد ضرورت ہے۔ تمام صوبائی اور ضلعی جماعتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ انفرادی حیثیت کی بجائے طلباء اتحاد میں شامل دیگر تنظیموں سے رابطہ قائم کر کے ہر سطح پر پاکستان طلباء اتحاد قائم کریں۔ اور موجودہ ظلم و تشدد کے خاتمہ کے لیے مشترکہ جدوجہد کرنا چاہیئے۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کارکنوں کی تربیت کے لیے مستقل انتظام ہونا چاہیئے۔ باہمی مشورے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ ہر ماہ سہ روزہ تربیتی اجلاس گوجرانوالہ میں منعقد کئے جائیں۔ جس میں ہر سطح کی جماعت کے کارکن حصہ لیں اور آنے سے قبل مرکزی دفتر سے رابطہ قائم کر کے نام اور وقت سے مطلع کریں۔ تربیتی اجلاس کی ابتداء ۹ جولائی سے ہو گی۔

تربیتی اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی طرف سے کارکنوں کی تربیت کے لیے مستقل ماہانہ تربیتی پروگرام ۹ - ۱۰ - ۱۱ جولائی کو گوجرانوالہ میں مدرسہ نصرۃ العلوم میں شروع ہو گا۔ تمام جماعتی احباب شرکت کے لیے مرکزی دفتر سے رجوع فرمائیں۔

محمد فاروق قریشی

اجلاس کے آخر میں تحریک نظام مصطفےٰ کے شہداء کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی گئی اور دعاء مغفرت کی گئی۔ اور ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں شہداء کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

ظہیر میر نائب صدر پنجاب کے دورہ کی روداد

گذشتہ ہفتے ظہیر میر نائب صدر صوبہ پنجاب نے ضلع گوجرانوالہ میں تحصیل وزیر آباد کا تفصیلی دورہ کیا۔ ان کے ہمراہ صاحبزادہ عبدالحق خان بشیر صدر جمعیت طلباء اسلام گوجرانوالہ بھی موجود تھے۔ ۲۷ مئی کو علی پور پہنچے اور وہاں جماعتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ اور مقامی ساتھیوں کو ہدایت دیں اسی دن رات دونوں حضرات لدھے والہ چیمہ پہنچے۔ وہاں رات بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب بھی کیا۔ بعد میں مقامی دفتر میں جماعتی ساتھیوں سے خطاب فرمایا۔ دفتری معاملات کے بارے میں ہدایات دیں۔ ظہیر میر مقامی کام کی رفتار سے بہت متاثر ہوئے اور وہاں کے ساتھیوں کو لگن اور محنت سے کام کرنے پہ مبارک باد دی۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ اگر آپ حضرات اس طرح لگن اور محنت کے ساتھ کام کرتے رہے تو وہ دن دور نہیں جب ہم اس ملک میں اپنی منزل کو پالیں گے۔ اس کے بعد دونوں حضرات ۲۸ مئی کو رسولنگر تشریف لے گئے وہاں صاحبزادہ عبدالحق خان بشیر نے نماز جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد میں طلبا کے ایک بھرپور اجتماع سے جناب ظہیر میر نے جماعتی پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی جناب نسیم سحر نائب صدر جمعیت طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ نے ایک نظم بعنوان "پاکستان کا مطلب کیا؟" پیش کی جسے بے حد سراہا گیا بعد میں مقامی جماعت کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل حضرات عہدیداران منتخب ہوئے۔

"رسولنگر"

صدر = شعیب رضا چوہدری صاحب کمرشل کالج گوجرانوالہ

نائب صدر = قاضی امین اللہ صاحب

جنرل سیکرٹری = خالد محمود شبیر صاحب

جائنٹ سیکرٹری = نصیر الدین احمد گل صاحب

سیکرٹری نشر و اشاعت = عبدالرشید چغتائی صاحب

خازن = رانا فرزند علی صاحب

بعد میں جناب ظہیر میر نائب صدر جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب نے منتخب عہدیداران کو مبارک باد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حلقہ رسولنگر تحصیل وزیر آباد کی مجلس عمومی کے اراکین کا انتخاب عمل میں لایا گیا مندرجہ ذیل اراکین مجلس عمومی کے لیے منتخب کئے گئے۔

۱۔ نصیر الدین احمد گل ۲۔ شعیب رضا چوہدری
۳۔ خالد محمود شبیر ۴۔ شوکت علی
۵۔ قاضی امین اللہ ۶۔ عبدالشکور
۷۔ محمد یوسف چوہدری ۸۔ اصغر عباس
۹۔ رحمت اللہ ۱۰۔ رانا پھول محمد خاں
۱۱۔ محمد ایوب ولد نیک محمد
۱۲۔ فقیر اللہ ۱۳۔ عبدالرشید چغتائی
۱۴۔ رانا فرزند علی ۱۵۔ خالد محمود کھوکھر
۱۶۔ محمد طارق کھوکھر ۱۷۔ رانا ظفر محمود
۱۸۔ رانا محمد انور ۱۹۔ رانا محمد خلیل
۲۰۔ رانا افتخار الدین ۲۱۔ جناب شاہد حسین شاہ
۲۲۔ محمد بشیر

ڈیرہ اسماعیل خاں

گذشتہ روز جمعیت طلباء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے کارکنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

سرپرست = مولانا عبدالقدوس صاحب

صدر = حامد علی خان

نائب صدر = اوّل = عبدالروف بابر

نائب صدر = دوم = عبدالغنی خان غدائی

ناظم عمومی = محمد اقبال غنچہ

ناظم = محمد رفیق خان

ناظم نشر و اشاعت = حماد اللہ فاروقی

خازن = عبدالرحیم